ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا اکیلا اخبار

نور

اللہ اکبر — عیدی الرحمٰن نور من نور

ہر ماہ کی ۳ ۱۷ ۲۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

مقاصد
(۱) اسلام کی خوبیاں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا
(۲) سکھوں اور آریوں میں اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا مدلل و صحیح جواب دینا
(۴) ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم کرنا

ضوابط
چندہ سالانہ عوام سے ۳ روپے
ششماہی ۱ روپیہ ۱۲ آنے
سالانہ سرپرستوں سے ۵ روپے
امراء سے
غیر ممالک سے ۸ شلنگ

نمبر [illegible] اخبار نور قادیان مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۴۸ سنہ ہجری | جلد ۱۹

Qadian
قادیان
KHILAFAT LIBRARY

انسپکٹر پولیس کی شہادت

موتی سرمہ سے ککرے دور ہو گئے اور سفیدی جاتی رہی۔

اس سرمہ پر پبلک گرویدہ، ڈاکٹر شیفتہ اور حکما فریفتہ ہیں، بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں، ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، سفیدی، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند، غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

جناب شیخ صالح محمد صاحب انسپکٹر پولیس گورداسپور لکھتے ہیں کہ:۔

مکرم و معظم شیخ صاحب سلامت، السلام علیکم، مزاج شریف، ماہ اپریل ۱۹۲۹ء کو بندہ معہ شیخ عبد الکریم ہیڈ کنسٹبل تھانہ بٹالہ صدر قادیان میں دورہ پر آئے تھے، بوقت ملاقات آپ نے ایک شیشی موتی سرمہ مجھے اور ایک ہیڈ کنسٹبل مذکور کو عنایت کی تھی، میں نے وہ شیشی اپنے ایک عزیز دوست کو پیش کی جسکو ککروں کے عارضہ کی بہت تکلیف رہتی تھی اور شیخ عبد الکریم نے سرمہ اپنے بچہ کی آنکھوں میں استعمال کیا، بچہ کی آنکھوں میں سفیدی تھی، میں آپکو نہایت خوشی کے ساتھ مبارکباد دیتا ہوں کہ میرے دوست کو ککروں کے عارضہ سے کلی صحت ہو گئی ہے اور شیخ عبد الکریم بیان کرتے ہیں کہ ان کے بچہ کی آنکھوں میں سفیدی نصف رہ گئی ہے اب دونوں صاحبان اور سرمہ مانگتے ہیں، مہربانی فرما کر دو عدد شیشیاں قیمتاً عطا فرما کر مشکور فرماویں۔

نور قادیان ضلع گورداسپور سے شیخ غلام حیدر پرنٹر کے اہتمام سے چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے شائع کیا

ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے

— معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کونسل کی یونینسٹ پارٹی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے جدید جماعت کا نام انڈیپنڈنٹ یونینسٹ پارٹی ہوگا۔

KHILAFAT LIBRARY

— قسطنطنیہ۔ سابق شاہ امان اللہ جو کچھ عرصہ سے یہاں مقیم تھے روما واپس چلے گئے۔

— یوروشلم کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت فلسطین کی درخواست پر عربوں اور یہودیوں کے رہنما لندن میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں، چنانچہ اس امر کا بھی فیصلہ کیا گیا تھا، کہ یہودیوں کو اس گفت وشنید میں فریق مقدمہ نہ بنایا جائے بلکہ یہ سوال قوم برطانیہ کے سامنے مسئلہ فلسطین ہی کی حیثیت تک محدود رکھا جائے، اور اسی حالت میں اسکی تشریح کرکے تمام واقعات اصلی رنگ میں برطانیہ پر واضح کر دیئے جائیں، نیز اپنے جائز مطالبات اور جائز شکایات پیش کرنے کی کوشش کی جائے، اور قوم برطانیہ کو صاف صاف بتا دیا جائے، کہ اعلان بالفور میں جو حکمت عملی مندرج ہے اس پر عمل کرنے سے کیسے کیسے خطرات پیش آنیکا اندیشہ ہے۔

— جیسور۔ بنڈابیلا۔ عدم ادائے ٹیکس کی ستیہ گرہ اب تک جاری ہے باوجود گرفتاریوں اور قرقیوں کے دیہاتی مضبوط ہیں، ایک لیڈر کو زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری ۶۰ روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید محض کی سزا ہوئی، اس نے جیل جانا منظور کر لیا۔

— بنڈابیلا۔ ایک مسلمان عورت کو زیر دفعہ ۳۵۲ دس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی، کیونکہ اس نے سرکل انسپکٹر کو جھاڑو سے باہر نکال دیا۔ جب کہ وہ یونین بورڈ کے ٹیکس کی وصولی کیلئے اس کی گائے قرق کر رہا تھا،

— بمبئی۔ کچھ عرصہ ہوا مسٹر جیوا راج نینسی ایک سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں وکٹوریہ ٹرمینس سے متونگا سفر کر رہے تھے، کہ ایک اینگلو انڈین نے جو ریلوے کا ملازم تھا ان پر حملہ کیا، مسٹر نینسی نے اپنے وکلاء کی وساطت سے ریلوے کو نوٹس دیا، معلوم ہوا ہے کہ ریلوے نے اس اینگلو انڈین کو ملازمت سے برخواست کر دیا ہے واقعہ یہ تھا کہ اس اینگلو انڈین نے جو شراب میں مدہوش تھا مسٹر نینسی کی کھدر کی ٹوپی پر برافروختہ ہوکر ان پر حملہ کیا اور کہا تم ہی وہ بدذات ہو جس نے وائسرائے کی سپیشل ٹرین پر بم پھینکا تھا،

— لاڑکانہ۔ شاردا ایکٹ کے ڈر کی وجہ سے صرف اس شہر کے تین صد بچوں کی شادیاں چند دنوں میں ہونیوالی ہیں۔

— وارڈھا کیمپ۔ مسٹر منی لال کوٹھاری سکریٹری گجرات پراونشل کانگرس کمیٹی کو ایک دانی نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے، کانگرس کے کام کیلئے پچاس ہزار کا دان دیا ہے۔

— احمد آباد۔ گاندھی جی نے ایک عظیم الشان جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا، جب تک ہمیں اپنا مقصد حاصل نہیں ہوتا، اس وقت تک ہم نہ خود چین سے بیٹھیں گے نہ حکومت کو چین لینے دینگے، ہمارا یقین ہے کہ ہندوستان کی نجات صداقت اور امن میں مضمر ہے۔

— پشاور۔ امان اللہ خان کے بھائی سردار امین جان اور سردار عبدالحکیم خان سابق افغان ٹریڈ ایجنٹ پولیس کی حراست میں بذریعہ بنگال ایکسپریس برما بھیج دیئے گئے ہیں

— امرتسر۔ شرومنی اکالی دل کی کارکن کمیٹی کے ایک غیر معمولی اجلاس میں پاس کیا گیا، کہ شرومنی اکالی دل گاندھی جی کی اس تاریخی جدوجہد میں اپنی امداد کا یقین دلاتے ہوئے آپ کی خدمت میں پانچہزار اکالی والنٹیروں کی فوری خدمات پیش کرتا ہے

— گجرات کے علاقوں میں جہاں جہاں نمک کی جھیلیں ہیں، فوجی پہرہ لگا دیا گیا ہے اور نہ صرف آدمیوں کو بلکہ کسی جانور کو بھی قریب نہیں جانے دیا جاتا۔

— دہلی۔ وائسرائے کی ٹرین پر بم کے حادثہ کی تحقیقات کرنے کے لئے پولیس کا جو خاص محکمہ قائم کیا گیا تھا، وہ تین ماہ کی ناکام کوشش کے بعد توڑ دیا گیا ہے،

— بھروچ کی آریہ سماج کے سکریٹری پر بعض نامعلوم آدمیوں نے حملہ کرکے اسے قتل کر دیا،

— امرتسر۔ $9\frac{1}{2}$ بجے شب اچانک کوتوالی میونسپل کمیٹی کمیٹی اور ہال بازار کی بجلی بجھ گئی، اور فوراً کسی نے کوتوالی کے عین نزدیک وراندہ کے باہر تین بم پھینکے جو بڑے زور کے دھماکے سے پھٹ گئے، اور جن کے کنکر اور کانچ کے ٹکڑے دور دور تک اڑ گئے؛ نقصان کوئی نہیں ہوا،

— امرتسر، شرومنی کمیٹی میں سردار بہادر مہتاب سنگھ کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس ہوگیا۔

— لاہور۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اڈیٹر ملاپ کے مقدمہ بغاوت کا فیصلہ سُنا دیا، نو ماہ قید بامشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

— لاہور۔ یکی دروازہ کے ایک گرنبھی نے ایک عورت کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کی، لیکن عورت نے تیسری منزل سے کود کر اپنی عصمت بچائی، آج اس کے مقدمہ میں سٹی مجسٹریٹ نے فیصلہ سُنا دیا اور ملزم کو دو ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔

— لاہور۔ سر فضل حسین ریونیو ممبر گورنمنٹ پنجاب ایگزیکٹو کونسل میں جا رہے ہیں، آپ کی جگہ خان بہادر سکندر حیات خان گورنمنٹ پنجاب کے ریونیو ممبر مقرر کئے گئے۔

— نئی دہلی۔ حکومت ہند کے دفاتر یکم اپریل کو دہلی میں بند ہو جائینگے، اور ۱۲ اپریل شملہ میں کھلیں گے،

— دہلی۔ گذشتہ شام کو تین مزدوروں کے درمیان ایک چھت کی تعمیر کے متعلق تنازعہ ہوگیا، جس میں تینوں بندوق کی گولیوں سے زخمی ہوگئے۔

— احمد آباد۔ آج سے مسٹر رینالڈ (انگریز ایلچی) "ینگ انڈیا" کا ایڈیٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔

— امام الدین چاریکاری بچہ سقہ کا تجارتی ایجنٹ تھا اب اس نے نادر خان سے درخواست کی ہے کہ اُسے کابل واپس آنے کی اجازت دی جائے،

ٹرکش عورتیں سودیشی لباس میں

حکم دیا گیا ہے کہ خوبصورتی کے مظاہروں میں جو ٹرکش خواتین شامل ہوں وہ سودیشی لباس پہن کر آیا کریں۔

بمبئی میں ایک سوسٹہ باز گرفتار

بمبئی۔ کل رات شیخ میمون سٹریٹ بمبئی میں چھاپہ مار کر پولیس نے قریباً ایک سو اشخاص کو سٹہ بازی کرتے گرفتار کیا، پولیس ان سب کو تھانہ میں لیگئی، جہاں ۳۷ کے سوا باقی سب کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا،

— لاہور۔ لاہور تار گھر میں گورنمنٹ پنجاب نے سنسر بٹھا دیا ہے جو لاہور میں آنے جانے والے ہر قسم کے تاروں کو سنسر کیا کرتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

قیام امن کے حقیقی ذرائع

ہندوستان کی موجودہ حالت:- آج ہمارا ملک جن جن مختلف اقسام کے فسادات وفتن کا تختۂ مشق بن رہا ہے وہ کسی اہل نظر پر پوشیدہ نہیں، ہمیشہ آئے دن ہندوستان کے مختلف حصص سے آپس میں لڑائی جھگڑوں کی ناخوشگوار اطلاعات اخبارات کے ذریعہ سے موصول ہوتی رہتی ہیں، اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ باوجود اس میں سینکڑوں مذاہب اور ہزاروں فرقہائے اقوام کی موجودگی کے پھر بھی اس اتفاق کا ہمیں نشان تک نظر نہیں آتا جس اتفاق کو قائم کرنا مذہب کا اولین مقصد ہونا چاہئے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص اپنی ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بناکر، اور اڑھائی چاول کی الگ کھچڑی پکاکر دوسرے مذاہب کے متبعین کے درپے ایذا ہوتا ہے، اور نہایت سختی سے انہیں اپنی تیغ زبان سے مجروح کرنے لگ جاتا ہے، اور یہی وہ بدزبانی کا خنجر ہے جو دوسرے لوگوں کے قلوب کو مجروح کرکے اُنھیں آمادۂ فساد کردیتا ہے۔

بیشک یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جس سے ہندوستان کی موجودہ فضا سخت مکدر ہورہی ہے، اور بیشک یہ ایک دُکھ دینے والی بات ہے کہ ایک قوم دوسری ہمسایہ قوم کے اور ایک اہل مذہب دوسرے اہل مذہب کے احساسات وجذبات کا قطعاً کوئی خیال نہیں رکھتا، اور ہر گھڑی وہ دوسرے کو کچل دینے تباہ کرنے اور مٹادینے کی تجاویز میں منہمک رہتا ہے مگر ہمیں کوئی مایوسی نہیں، کیونکہ ہم جانتے اور یقین رکھتے ہیں کہ سورج کی ضیاپاش شعاعیں، تاریکی وظلمت کے پردوں کو آخر چاک کردیا کرتی ہیں، گھٹاٹوپ بادل آسمان کے مطلع سے آخر پھٹ جایا کرتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے خطرناک دھواں انسانی نظروں سے پوشیدہ ہوجایا کرتا ہے اس لئے اس تاریکی میں بھی ہمیں روشنی کا چراغ جلتا نظر آرہا ہے، اور ہم یقین رکھتے ہیں، کہ آج نہیں تو کل، ملک ہند میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں امن ومحبت کے شاندار علم کے نیچے پناہ گزیں ہوکر بدامنی کو خطرناک شکست دیگی، اور تب دنیا پر ایک ہی مذہب ہوگا، اور ایک ہی دین، ہاں وہی دین جس کا مبارک نام اسلام ہے اور جس کے نام میں ہی صلح وآشتی اور امن ومحبت کا پیغام کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہے

اسلام کے بیان کردہ اصول:- اسلام نے بین الاقوامی اتحاد کو مضبوط کرنے کیلئے اور مختلف مذاہب وملل کے آپس کا تنافر دور کرنے کیلئے ایسے بابرکت اصول اپنی پاک کلام کے ذریعہ بیان فرمائے ہیں کہ اگر آج دنیا ان پر عمل پیرا ہوجائے تو وہ تمام فسادات جنہوں نے ہندوستان کو اغیار کی نگاہوں میں قابل ہنسی بنادیا ہے بیک لحظہ مٹ جائیں، اور یہی ہندوستان ایک ایسی مضبوط چٹان کی طرح ہوجائے کہ بدامنی ہمیشہ کے لئے دور ہوجائے اور کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھاکر بھی نہ دیکھ سکے۔

پہلا اصول۔ اسلام نے اتحاد بین الاقوام کو مضبوط کرنے کے لئے سب سے پہلا اصول دنیا کے سامنے یہ پیش فرمایا ہے کہ ہر مذہب وملت والا دنیا کی ہر قوم کے بزرگوں اور اُن کے مذہبی ریفارمروں کا اپنے دل سے احترام کرے اور اُنھیں ہمیشہ نہایت عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکھے، اور جب بھی ان کا ذکر اس کے سامنے آئے تو ان کے حق میں وہ کوئی بھی ناواجب کلمہ اپنی زبان سے نہ نکالے، بلکہ اُسے اپنا بھی قابل اعزاز لیڈر سمجھے جس طرح دوسری قوم اسے سمجھتی ہے اب غور کرکے دیکھو، یہ ایک کیسا بے نظیر اصول ہے، کیا یہ صحیح امر نہیں، کہ دنیا میں بہت سی لڑائیاں محض اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے بزرگوں، رشیوں اور رسولوں کا احترام نہیں کرتے، وہ انھیں بُرا بھلا کہتے ہیں، اور چونکہ ایک قوم کے مصلح کا احترام مذہبی آدمی کے دل میں نہایت سختی سے مرکوز ہوتا ہے اور چونکہ وہ اس پر اپنی جان ومال کو فدا کردینا باعث نجات سمجھتا ہے، اس لئے جب بھی وہ اپنے پیارے کے حق میں کسی کے مونہہ سے ناواجب کلمہ سنتا ہے تو اس کی رگ حمیت جوش میں بھڑک اٹھتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کہنے والے کو مٹادے، یا اس کی اصلاح اور درستی کردے، پس چونکہ بڑی وجہ فسادات کی یہی ہے اس لئے اسلام نے فرمایا کہ تم دنیا کے سب مصلحین کے تقدس کو قبول کرو چنانچہ فرمایا:- وان من امۃ الا خلا فیھا نذیرا- اور فرمایا- ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت- پس ہر مسلم دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی عزت کرنے کے لئے دنیا میں کھڑا ہوا ہے نہ کہ ان کی بے عزتی کرنے کے لئے، اور یہی وجہ ہے کہ ہم حضرت کرشن، رامچندر، کنفیوشس، زرتشت سبکو خدا کے پیاروں اور مقربین میں سے خیال کرتے ہیں، اگر اسی طرح دوسرے غیر مذاہب والے بھی ہمارے پاک رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تقدس کو قبول کرلیں تو بتاؤ کیا یہ دنیا کے امن کا بہترین طریق نہیں ہے پس یہ پہلا طریق ہے جو اسلام نے دنیا پر ظاہر فرمایا، اور یہی طریق قوموں کے اتحاد کا بہترین ذریعہ ہے۔

دوسرا اصول۔ دوسرا اصول بین الاقوامی اتحاد کی مضبوطی کے لئے اسلام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کسی قوم کے اصولوں اور عقائد کو ہرگز بُرا بھلا مت کہو، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے بزرگوں کے تقدس کو تو قبول کرلے مگر ان کے عقائد پر طعنہ زنی کرے، اور اُنھیں برا بھلا کہنا شروع کردے، اور چونکہ اس طرح بھی فسادات کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے فرمایا:- ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔ یعنی وہ چیزیں جنھیں دوسرے مذاہب والے عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جیسے بُت وغیرہ انھیں بھی گالیاں مت دو، کیونکہ وہ چیزیں تمھارے اپنے نقطۂ نگاہ کے ماتحت درست نہیں ہیں مگر پھر بھی تمھارا حق نہیں کہ اُنھیں سختی سے یاد کرو، کیونکہ اس طرح ان کا دل دُکھیگا، اور وہ ضد میں آکر تمھارے اصولوں کو بُرا بھلا کہنا شروع کردیں گے اور یوں انشقاق وعداوت کی خلیج زیادہ وسیع ہوتی چلی جائے گی۔

دیکھو! یہ کیسی اعلیٰ تعلیم ہے، مختلف مذاہب کے عظیم الشان مصلحین کو تو قبول کرلیا، مگر جو چیزیں ان میں اچھی نہ تھیں، ان کے متعلق کہدیا۔ کہ ان پر تمھارا ایمان لانا اگرچہ یقیناً باعث نقصان ہے، مگر انھیں بُرا بھلا مت کہو، بلکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں انھیں کرنے دو تاکہ نہایت آزادی کے ساتھ اپنے اپنے مذہب پر وہ عمل کرسکیں۔

یہی آیۃ کریمہ ہے جس سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ اگر بعض لوگ اپنی کمزوری کی وجہ سے غیر مذاہب

کے بزرگوں پر ایمان لانے کی جرأت نہ کر سکیں تو کم از کم انہیں اس حد تک ضرور آجانا چاہیئے، کہ وہ غیر مذاہب کے بزرگوں کو بُرا بھلا نہ کہیں اور گالیاں مت نکالیں کیونکہ گالی نکالنے سے بڑھ کر اور کوئی غیر شریفانہ حرکت نہیں ہو سکتی، پس اگر ہمارے مخالف رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور دوسرے ائمہ اسلام کے تقدس کو قبول نہیں کر سکتے یا اگر بعض مسلمان حضرت کرشن کی راستبازی پر ایمان نہیں لا سکتے تو کم از کم ان دونوں فریقوں کے لئے اسلامی حکم کے ماتحت ضروری ہوگا، کہ وہ انھیں بُرا بھلا نہ کہیں، اور ان کی طرف کوئی غیر شریفانہ بات منسوب مت کریں، اور اگر کم از کم اس حد تک بھی مختلف مذاہب والے عمل کرنے لگ جائیں، تو بھی خدا کے فضل سے فسادات میں ایک نمایاں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

تیسرا اصول:۔ بین الاقوامی تعلقات کو مضبوط کرنے کیلئے اسلام نے ایک اور اصول قرآن مجید کے ذریعہ یہ بیان فرمایا ہے، کہ تمام مذاہب ابتداءً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی قائم کئے گئے تھے، اور ان کے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے پاس سے دنیا میں اپنا جلال ظاہر کرنے کیلئے کھڑا کیا تھا، پس جبکہ ان کی ابتداءً مشیت ایزدی کے ماتحت ہوئی ہے، تو کسی مذہب کے متعلق ایسا ہرگز نہ کہو، کہ اس میں کوئی بھی خوبی نہیں، اور وہ سرتا پا خرافات کا مجموعہ ہے بلکہ ان کی خوبیوں کا اعتراف کرو، مگر ساتھ ہی انھیں یہ بھی کہدیا کرو، کہ اب وہ پیسے کو چھوڑ کر مال و دولت کا خزانہ لینے کے لئے ہمارے پاس آئیں، کیونکہ اُن سے زیادہ خوبیوں اور برکات والا زندہ مذہب جب دنیا میں موجود ہے تو وہ کیوں اپنے آبا و اجداد کی تقلید کرتے ہوئے ناقص کو چھوڑ کر کامل دین میں نہیں آتے، پس اسلام نے ایک یہ اصول بھی نہایت عمدگی سے بیان فرمایا ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ بالعموم لوگ ایک دوسرے کو یہی کہا کرتے ہیں، کہ فلاں مذہب بالکل جھوٹا ہے اور اس میں کوئی بھی خوبی نہیں، خدا فرماتا ہے، یہ کیسا اندھیر ہے کیا پرسچ ہے کہ یہودیت قائم ہو اور اس میں کوئی خوبی نہ ہو عیسائیت قائم ہو اور اس میں کوئی خوبی نہو، ہندو مت قائم ہو اور اس میں کوئی خوبی نہ ہو، بلکہ حق یہ ہے کہ تمام مذاہب میں کچھ نہ کچھ ضرور خوبیاں موجود ہیں، اگرچہ مرور زمانہ کی وجہ سے اور انسانی تصرفات کے کرشموں نے اُن کے چشمہ کو مکدر کر دیا، اور ان کی نورانیت پر ظلمت کا ایک پردہ اڑھا دیا، مگر خوبیوں کا اعتراف ضروری ہے اور اگر تمام مذاہب والے اسی اصول کے ماتحت دوسرے اہل مذاہب کا دل سے احترام کریں اور ان کی ابتداء کو سچا سمجھکر ان کی خوبیوں کا اعتراف کریں، تو یقیناً باہمی تنافر اور تباغض کلی طور پر دور ہو سکتا ہے اور آپس میں ایک گہرا مخلصانہ ارتباط اور خالص دلی محبت پیدا ہو سکتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجاویز

ان تین اصولوں کے علاوہ ہمارے سید و آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بعض ایسے قیمتی اصول اہل مذاہب کے سامنے پیش کئے ہیں، کہ جن پر اگر عمل ہونا شروع ہو جائے تو فتنہ و فسادات کی تمام آگیں کلی سرد ہو جائیں، اور ہمیں کبھی بھی وہ فسادات رونما ہوتے دکھائی نہ دیں، جو اس موجودہ دور میں پورے زور کے ساتھ اُٹھتے نظر آتے ہیں

پہلی تجویز:۔ چنانچہ پہلا اصول حضور نے اہل مذاہب کے سامنے یہ پیش فرمایا ہے، کہ تمام مذاہب کے پیرو اس امر پر اتفاق کر لیں، کہ جب بھی وہ مذہب کے متعلق کوئی تصنیف یا تقریر کریں، تو اس تصنیف یا تقریر کو صرف اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کرنے پر اکتفا کریں، اور ایسا ہرگز نہ کریں کہ دوسروں کے عیوب بیان کرنا شروع کر دیں اور ان کے نقائص دکھا کر انھیں مورد الزام ٹھہرائیں کیونکہ کسی دوسرے کے کانا یا اندھا یا عیب دار ثابت کر دینے سے بھلا یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے، کہ وہ کہنے والا بھی ہر قسم کے نقائص سے منزہ ہے پس حقیقتاً اگر کوئی مذہب دنیا میں پھیل سکتا ہے تو صرف اپنی خوبیوں کے ذریعہ سے اس لئے بجائے دوسروں پر اعتراضات کرنے کے اور بجائے ان کے عیوب دکھانے کے ہر مذہب والے کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی خوبیاں بیان کرے اس طریق سے جہاں عوام الناس کو پتہ لگ سکتا ہے، کہ کون سا مذہب اپنی خوبیوں میں جملہ مذاہب پر افضلیت رکھتا ہے، وہاں دوسری طرف ان فسادات کا بھی قلع قمع ہو سکتا ہے جو دوسروں کے عیوب دکھلانے سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو صلح کے شہزادہ تھے، دنیا میں حقیقی صلح قائم کرنے کا یہ ایک بے نظیر اصول بیان فرمایا کہ تم دوسروں پر عیب لگانا چھوڑ دو بلکہ صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ حقیقی تبلیغ مذہب کی صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ اس کے حسنات لوگوں پر واضح کئے جائیں اور اس کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کی جائیں، نہ کہ اس صورت میں کہ اپنی خوبی تو ایک بھی بیان نہ کی جائے، مگر دوسروں کے نقائص نکالے جائیں، اور جبکہ مذہب کی تبلیغ کا بھی یہی بہترین طریق ہے اور اس طریق پر عمل پیرا ہونے سے فسادات وفتن بھی بکلی طور پر مٹ سکتے ہیں تو آخر کیوں لوگ اس بابرکت تجویز پر عمل کرنے کیلئے کھڑے نہیں ہوتے، یقیناً اگر آج دنیا اس اصول کو تسلیم کر لے اور صرف اپنی خوبیاں بیان کرنے پر اکتفا کرے تو انھیں پتہ لگ جائیگا کہ کون سا مذہب حقیقی خوبیوں کا جامع مذہب ہے اور کون سا مذہب صرف دوسروں کے نقائص نکالنا اپنے لئے باعث صد ناز سمجھا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ایسی کانفرنسیں منعقد کی جائیں جن میں مختلف مذاہب کے فاضل تقاریر کیلئے جمع ہوں، اور وہ بیان کریں کہ ان کا مذہب اپنے اندر کونسی خوبی رکھتا ہے پس یہ پہلی تجویز ہے جس پر عمل کرنے سے آپس کے فسادات کا بخوبی قلع قمع ہو سکتا ہے۔

دوسری تجویز:۔ دوسری تجویز حضرت مسیح موعودؑ نے یہ فرمائی ہے کہ اگر بالفرض لوگ اس مبارک تجویز پر عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو وہ کم از کم اتنا ضرور کریں کہ ہر مذہب والا اپنی مسلمہ کتب کے نام اشتہارات و اخبارات کے ذریعہ سے شائع کر دے، اور جب کوئی شخص کسی مذہب کے متعلق کچھ لکھنے یا بولنے کا ارادہ کرے تو اس کا فرض ہونا چاہیئے، کہ وہ اس مذہب کی مسلمہ کتب کی بناء پر ہی لکھے، کیونکہ یہ نہایت افسوس ناک امر ہے کہ محض لوگوں میں جوش پیدا کرنے کے لئے قصوں اور کہانیوں کی کتب تک سے اعتراضات درج کرتے جاتے ہیں اور محض جھوٹی روایات کی بناء پر کتابیں اور مضامین لکھ کر فریق ثانی کا دل دُکھایا جاتا ہے اور اسی ضمن میں ایک یہ

KHILAFAT LIBRARY

بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسی شرط میں ایک اور شرط یہ بھی ہونی چاہیئے، کہ فریق ثانی سکے مسلمہ عقائد کے خلاف کوئی نیا عقیدہ اس کی طرف منسوب نہ کیا جائے کیونکہ یہ امر بھی فتنہ کو سختی سے فروغ دیتا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات ایک دوسرے کی طرف وہ وہ باتیں منسوب کردی جاتی ہیں جو دوسرے فریق کے وہم وخیال میں بھی نہیں ہوتیں اور جن کی بنیاد صرف قصوں اور جھوٹی روایات پر ہوتی ہے پس بجائے ان قصص باطلہ پر بنیاد رکھنے کے ان مسلمہ کتب کے ماتحت تنقید ہونی چاہیئے، جو ہر مذہب والا اپنے مذہب کے لئے نامزد کردے اس طریق سے بھی بیشمار فسادات اور ان مختلف کذب بیانیوں کا جن سے عوام الناس میں شدید اشتعال پیدا ہوجاتا ہے بخوبی انسداد ہوسکتا ہے۔

تیسری تجویز - تیسری تجویز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کے سامنے یہ پیش فرمائی ہے کہ اگر بالفرض لوگ اس دوسری تجویز کو بھی ماننے کے لئے طیار نہ ہوں جو بیان کی جاچکی ہے تو کم ازکم تمام مذاہب کے پیرو آپس میں اس امر کا معاہدہ کریں، کہ وہ ایسا کوئی اعتراض اپنے مخالف پر ہرگز نہ کریں گے، جو خود ان کے مسلمات پر بھی پڑتا ہو کیونکہ ایسے اعتراضات محض چڑانے اور جوش پھیلانے کیلئے ہوتے ہیں، نہ کہ اصل حقیقت کو ظاہر کرنے کیلئے، اس تجویز کی ماتحت مثلاً مسلمانوں پر عیسائیوں کا تعدد ازدواج کے بارے میں اعتراض کرنا یقیناً بند ہوجائیگا کیونکہ جب خود ان کی الہامی کتاب بتاتی ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام تعدد ازواج کے پابند تھے، تو وہ کیوں تعدد ازواج کے ماتحت اسلام پر اعتراض کرین گے، پس دوسرے مذاہب پر ایسا اعتراض کرنا نہیں چاہیئے جو خود اپنے مسلمات پر بھی آپڑتا ہو۔

KHILAFAT LIBRARY

یہ تین تجاویز بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہیں، اور ہر دانا شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ کس قدر بابرکت اور مفید تجاویز ہیں۔

ایک ضروری اصول :- مگر ان متذکرہ بالا تجاویز کے علاوہ ایک اور اہم اصول جو بین الاقوامی اتحاد کے قیام کے لئے ازحد ضروری ہے یہ ہے کہ کسی اہل مذہب سے اس کے مذہب کا مسلمہ اصول چھوڑنے کا مطالبہ ہرگز نہ کیا جائے یعنی کوئی قوم کسی دوسری قوم کے امور مذہبی میں دخل مت دے اور اس امر پر صلح کی بنیاد نہ رکھے کہ جبتک فلاں قوم اپنی فلاں خصوصیت کو ترک نہ کریگی، تب تک ہم صلح کیلئے تیار نہیں، جیسا کہ آجکل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہندو مسلمانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم گائے کو ذبح کرنا اور اس کی قربانی دینا ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو حالانکہ گائے اگر متبرک چیز ہے تو صرف ہندوؤں کے نزدیک نہ کہ مسلمانوں کیلئے بھی، پس ہندوؤں کا کوئی حق نہیں کہ وہ مسلمانوں کے ذاتی امور میں دخل دیں، اسی طرح مسلمانوں کا بھی کوئی حق نہیں، کہ وہ سکھوں اور ہندوؤں یا دوسری اقوام کے مذہبی کاموں میں دخل دیتے پھریں اور ان سے مطالبہ کریں کہ وہ جھٹکے یا سوٗر کا گوشت کھانا چھوڑدیں، ایسا مطالبہ کرنا سراسر ناجائز ہوگا، مسلمانوں کو سوٗر اور جھٹکے کے گوشت پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے، اور نہ ہندوؤں کو گائے کے ذبح ہونے پر ناراضگی کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے، اسی طرح مسلمانوں کو دسہروں وغیرہ کے جلوسوں پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہندوؤں کو تعزیوں وغیرہ پر کوئی اعتراض ہونا چاہیئے، بلکہ ہر قوم کو اپنے مذہبی دائرہ میں بکلی آزاد رہ کر صلح وآشتی کے قیام کی پوری جدوجہد کرنی چاہیئے، پس یہ ایک ضروری اصول ہے کہ کسی دوسری قوم سے ان کے ضروری اعمال کی ترک کا مطالبہ ہرگز نہ کیا جائے، وگرنہ اگر ایسے ہی امور پر صلح کی بنیاد رکھی جائے تو ایسی صلح کبھی بھی قائم نہیں رہ سکتی، بلکہ وہ ٹوٹ جاتی اور پہلے سے زیادہ نفرت لوگوں کے دلوں میں پیدا کردیتی ہے۔

اسلامی رواداری - اسلام نے اس اصول کو اس حدتک تسلیم کیا ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر معاہدہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ رسول اللہ کا لفظ بھی لکھ دیا گیا تھا، جس پر کفار نے اعتراض کیا اور کہا کہ ہم آپ کو خدا کا رسول نہیں مانتے آپ ان الفاظ کو کاٹ دیں، تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کو تسلیم فرمالیا، اور حکم دیا کہ ان الفاظ کو کاٹ دیا جائے۔ مگر چونکہ صحابہ کو ایسا کرنا سخت ناگوار گذرا، اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے اُن الفاظ کو کاٹا اور اپنے عمل سے دکھادیا، کہ جب کوئی قوم کسی بات کو نہیں مانتی، تو جبراً اس سے وہ بات منوانا ہرگز جائز نہیں، اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک صحابی نے کسی یہودی کو یہ کہتے سُنا کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو سب پر فضیلت دی ہے اس بات کو سن کر اُنھیں غصہ آگیا اور اُنہوں نے اس یہودی کو کچھ پیٹا، مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معاملہ سُنا، تو آپ اُس صحابی پر سخت ناراض ہوئے، کیونکہ اس صحابی نے اس کے مسلمہ اصول کو جبراً اس سے چھڑوانے کا ارادہ کیا تھا غرض اسلام اس اصول کو پیش فرماتا ہے کہ کسی قوم کے مسلمہ اصول کو اس سے چھڑوانے کا ارادہ مت کرو اگر کوئی موسیٰ علیہ السلام کو افضل الانبیاء تسلیم کرتا ہے تو اسے کہنے دو، تمہیں ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے، اسی طرح اگر کوئی گائے کھاتا ہے یا سؤر کھاتا ہے یا وہ جھٹکہ کا گوشت اپنے لئے پسند کرتا ہے تو بیشک جو ایسا جائز سمجھتا ہے اُسے کھانے دو، اور اس پر ہرگز معترض مت ہو مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دو، مگر ہم کیوں اُسے چھوڑدیں، کیا ممکن نہیں کہ کل ایک فرقہ نکل آئے جو بکرے کی تعظیم کو ضروری سمجھتا ہو تو کیا ہم بکرے کا گوشت کھانا بھی ہمیشہ کیلئے چھوڑ دیں گے اسیطرح کیا اگر کوئی ایسا فرقہ نکل آئے جو گائے کا دودھ پینا اس کے بچہ کے لئے باعث نقصان سمجھتا ہو تو کیا ہم تب دودھ پینا بھی ہمیشہ کیلئے چھوڑ دینگے، یقیناً ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کیونکہ ایسے تمام مطالبات سراسر حماقت پر دلالت کرتے ہیں اور اگر ایسے ہی مطالبات پر زور دیا جائے تو کبھی بھی آپس میں صلح قائم نہیں ہوسکتی، مگر ہاں ان متذکرہ بالا تجاویز پر اگر دنیا کی مختلف اقوام نہایت سچے دل سے عمل پیرا ہوں تو یقیناً دنیا سے وہ تمام فسادات جنھوں نے فضا کو مکدر کردیا ہے ملیامیٹ ہوسکتے ہیں، اور یقیناً ہمیں دنیا میں باوجود مذہب کے اختلاف کے حیرت انگیز اخوت ومحبت نظر آسکتی ہے اللہ تعالےٰ دنیا کی تمام مذاہب کو ان مبارک تجاویز پر ہمیشہ عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ؎

محمد یعقوب مولوی فاضل (قادیان دارالامان)

شذرات

پہاڑی علاقہ کے مسلمانوں کی خبر لو

شملہ کے پہاڑی علاقہ میں پہلے ہی مسلمانوں کی آبادی کم ہے مگر جو ہے اب وہ بھی مذہبی نقطہ خیال سے محفوظ نہیں سمجھنی چاہئے پہلے عیسائیوں نے اور اب آریوں نے اس علاقہ میں زور و شور سے تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے ابھی وقت ہے ہم ان مسلمانوں کو بچا سکتے ہیں، مگر کچھ وقت گذر جانیکے بعد مشکل۔

KHILAFAT LIBRARY

ہندوؤں کا طریق عمل

مجھے اس کے اظہار میں کچھ دریغ نہ ہونا چاہئے کہ ہندو ایک زیرک قوم ہے وہ اختلافات کو صرف اپنے تک ہی محدود رکھتی ہے اور مسلمانوں کے مقابل پر وہ ایک ہے قادیان میں پچھلے دنوں ٹون کمیٹی کے آئندہ منتخب ہونے والے ممبروں کی درخواستیں جانی تھیں ہندوؤں کی طرف سے گذشتہ الیکشن میں پنڈت دولت رام کھڑے ہوئے تھے عقیدہ کے لحاظ سے یہ سناتنی ہیں اور گزشتہ الیکشن میں آریوں کی طرف سے ان کی مخالفت بھی بہت ہوئی تھی مگر جب ہندوؤں نے یہ معلوم کر لیا کہ انھوں نے ہماری نمائندگی کو بخوبی ادا کیا ہے تو اس الیکشن میں کوئی ہندو اُن کے مقابلہ پر کھڑا نہیں ہوا، قابل آدمی کی حوصلہ افزائی کرنا یہ کسی قوم کے سرسبز ہونے کی علامت ہے۔

ابھی مسلمانوں میں یہ بات نہیں آئی

اول تو مسلمانوں میں قحط الرجال ہے اور اگر کوئی کام کرنے والا میدان میں آئے بھی حوصلہ افزائی تو الگ اس کے اسقدر حاسد پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو بہت مشکل میں محسوس کرتا ہے جس کا نتیجہ بحیثیت مجموعی قوم کے حق میں کبھی خوشگوار نہیں ہو سکتا جو قوم کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی وہ دوہرا نقصان اٹھاتی ہے اول کام کرنے والے کنارہ کش ہو جاتے ہیں، اور آئندہ کام کرنے والے پیدا نہیں ہو سکتے بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے وغیرہ کی پالیسی کانگریس کے متعلق کوئی لگی چھپی بات نہیں، مگر ہندوؤں کے لئے جیسے جناب گاندھی پوجیہ باد ہیں ایسے ڈاکٹر مونجے بھی مگر کانگریس کی پالیسی سے کچھ اختلاف رکھنے کی وجہ سے بعض مسلمان حلقوں میں جس نظر سے مسٹر شوکت علی اور محمد علی دیکھے جاتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے ؏

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا!

آریہ سماج اور اچھوت

۵ مارچ کا جاگرت بحوالہ اخبار پرکاش لکھتا ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ اپنے کو گھور آریہ سماجی کہنے والے لوگ نوے فی صدی جنم سے ہی جات پات ماننے والے ہیں، اور اس کو ورن بیوستھا کہتے ہیں، منڈل تو ٹھیک وہی کام کر رہا ہے جو آزادی کا دلدادہ دیانند کرنا چاہتا تھا بھائی لوکناتھ جی سے پرارتھنا کروں گا، کہ وہ بتائیں کہ منڈل کس طرح ورن بیوستھا کو توڑتا ہے؟ اور آریہ سماج کس طرح اس کو بناتا ہے اور تنخواہ دار اُپدیشکوں اور دو ہزار روپیہ ماہوار کمانے والے وکیلوں اور اڈیٹروں کو کس ورن میں رکھیں گے؟

امر واقعہ یہ ہے کہ آریہ سماج جو کہتا ہے وہ کرتا نہیں۔

اسلام کی نقل سے

دراصل آریہ سماج نے اچھوت اودھار کا عقیدہ مسلمانوں سے لیا ہے مگر اچھوتوں کی اصلاح کیلئے جو مسلمانوں کے پاس منتر ہے وہ آریہ سماج کے پاس نہیں، اگر آج ایک کہلانے والا چمار بھی سچے دل سے یہ منتر یعنی لا الہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ پڑھ لے تو وہ مسلمانوں کا بھائی ہے ایک قدیمی مسلمان اور اس میں کوئی فرق نہیں، مگر آریہ سماج کے پاس کوئی ایسا منتر نہیں ہے اگر آریہ سماج اچھوت اودہار میں حقیقی کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی اسی شدھ منتر کا جاپ کرنا چاہئے۔

اچھوتوں کو دعوت

اس وقت ناسک کے ایک مندر پر اچھوتوں نے ستیہ آگرہ کر رکھا ہے مگر ان بیچاروں کو اس وقت تک کوئی کامیابی نہیں اور نہ آئندہ ہونے کی توقع، اچھوتوں کے لئے ہندو مندروں کے دروازے بند ہیں کیا لطف ہے کہ مردم شماری میں یہ لوگ ہندو دکھلائے جاتے ہیں مگر ہندو مندروں میں انھیں قدم رکھنے کی اجازت نہیں،

اچھوت بھائیو!!! آپ کے اس درد کا علاج صرف اسلام کے پاس ہی ہے جو بات ہندو دھرم میں آپ کو سینکڑوں کیا ہزاروں سالوں میں بھی حاصل نہیں ہوئی وہ اسلام کی پناہ میں آنے پر ایک منٹ میں حاصل ہو سکتی ہے اور تمام مسجدوں اور جامع مسجدوں کے دروازے آپ پر فی الفور کھل سکتے ہیں۔

ظفروال میں پھر مشکلات

ایک ظفروال ہی کیا پنجاب میں بہت سے ظفروال ہیں جہاں مسلمانوں کو اذان دینے کی ممانعت ہے، میرے مسلمان بھائیوں کی تو اب کچھ خمار آلود آنکھیں کھلی ہیں، مگر میں نے آج سے دس سال قبل اذان کا گورمکھی ترجمہ پانچہزار کی تعداد میں چھپوا کر سکھوں میں مفت تقسیم کیا، مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس اہم کام کے سرانجام دینے کے لئے پانچ ہزار نہیں پانچ لاکھ کی تعداد میں تقسیم کرنیکی ضرورت ہے۔

میرے بھائیوں کا غلط قدم

میں شروع سے ہی اس کا اعلان کر رہا ہوں کہ اذان کے کھلوانے کے لئے جتھہ بندی کا اصول غلط ہے اس سے مقامی مسلمانوں کی مشکلات حل نہیں ہو سکتیں بلکہ ضد اور بڑھ جاتی ہے اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ہم بکثرت سکھوں میں اذان کا گورمکھی ترجمہ مفت تقسیم کریں، اور پھر سکھوں کی شرومنی کمیٹی کے ساتھ اس کے متعلق سمجھوتہ کریں، اور کمیٹی مذکور سے ایک دو سکھ مبلغ اپنے ساتھ لیں، اور ان کو ساتھ لیکر مسلمان ایسے دیہاتوں کا دورہ کریں جہاں سکھوں اور مسلمانوں کے متفقہ لیکچر ہوں، اور ان لوگوں میں اذان کا گورمکھی ترجمہ مفت تقسیم کیا جائے، اور لیکچروں کے ذریعہ بھی ان لوگوں کو اذان کے معنوں سے آگاہ کیا جائے۔

جاہل سکھ اذان سے کیوں چڑتے ہیں

ہم مسلمانوں نے بہت ہی کم کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ جاہل سکھوں کو اذان سے عداوت کیوں ہے، اس کے دو وجوہات ہیں (۱) اذان کے معنی سے عدم واقفیت (۲) مسلمانوں کے متعلق وہ غلط روایات کہ ایام سابق میں مسلمانوں نے سکھوں

پر یہ یہ مظالم کئے، اگر آج ہم ان ہر دو غلط باتوں کا ازالہ کر سکیں تو آج ہی یہ مشکلات دور ہو سکتے ہیں، یہ زمانہ پروپگنڈا کا ہے اس کا حل بھی پروپیگنڈا میں ہے خواہ یہ تحریری ہو یا تقریری۔

KHILAFAT LIBRARY

اپنا حق لو اور دوسرے کا دو

اس کے ساتھ ہی جہاں ہم یہ چاہتے ہیں کہ سکھ دیہات میں بدوں کسی روک کے اذان کی آواز بلند ہو سکے وہاں ہمیں ایسے دیہاتوں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ اور سکھوں کیلئے جھٹکہ کی روک ہے (گو ایسے گاؤں بہت کم ہیں) وہاں ہمیں سکھوں کے اس حق سے بھی پابندی کو دور کرنا ہو گا، دنیا میں کامیابی کا یہی گر ہے کہ دوسرے کا حق دو اور اپنا حق لو۔

ہندوستان کے برُے دِن

ایک طرف ہندوستان سوراج کو چاہتا ہے اور دوسری طرف یہاں کے باشندوں کی ذہنیت کا یہ عالم ہے کہ ایک جابر قوم دوسری اپنی ہمسایہ کمزور قوم کو اذان تو اور خدا کی عبادت بھی نہیں کرنے دیتی کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی تشدد اور ظلم کی مثال ہو سکتی ہے اور یہ اس حالت میں ہے جبکہ ہم دونوں ایک تیسری قوم کے ماتحت ہیں اور بحالت سوراج اس ذہنیت میں جس قدر اضافہ کی توقع ہو سکتی ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں، پیشتر اس کے کہ ہم سوراج کے حصول کے لئے قدم اٹھائیں پہلے اس ذہنیت کی اصلاح کر لیں ورنہ ایسی حالت میں اول تو سوراج کی منزل دور رہیگی اور اگر سوراج مل بھی گیا تو وہ بابرکت ثابت نہ ہوگا

جناب سیّد کشفی شاہ صاحب نظامی

تبلیغ اسلام کیلئے اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے ہیں، اللہ کریم انکے مال و دولت میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے تاکہ یہ ہر تبلیغی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں گذشتہ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں میرا لیکچر بعنوان سکھ مسلم اتحاد ہوُا، جو قبولیت اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا، پھر اس مفید تبلیغی لیکچر کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا جس کے متعلق مدیر اہلحدیث تک کی یہ رائے ہے۔

"قادیاں میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف (سابق سورن سنگھ) رہتے ہیں آپ کو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے تبلایا ہے کہ سکھ دھرم اسلام کے بہت قریب ہے اس لئے سکھ مسلم اتحاد ہو سکتا ہے"

میرا خیال ہے کہ اگر یہ مفید لیکچر کم از کم پانچہزار کی تعداد میں سکھوں میں تقسیم کیا جائے تو نہایت ہی خوشگوار تبلیغی نتائج پیدا ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جناب سید کشفی شاہ صاحب کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کیلئے ایک دردمند دل بخشا ہے اور وہ تبلیغ تحریک میں پیش پیش رہتے ہیں، آپ اب پچاس روپے اس غرض کیلئے بھیجتے ہیں کہ ان سے سکھ مسلم اتحاد کی کاپیاں سکھوں میں مفت تقسیم کی جائیں، دفتر نور اپنی طرف سے نہایت احتیاط سے ان کاپیوں کو تقسیم کر رہا ہے جن لوگوں کو بھیجی گئیں یا بھیجی جا رہی ہیں ان کی مکمل فہرست عنقریب جناب شاہ صاحب موصوف کی خدمت میں ارسال کر دیجائیگی

سکھّ اور گائے

بعض دوستوں کی تحریک پر میں نے سکھّ اور گائے کے موضوع پر ایک مفصل مضمون لکھا تھا، جو پہلے الفضل میں شائع ہوا پھر نور میں، بعدازاں دوستوں کی تحریک پر اُسے ٹریکٹ سائز پر شائع کیا گیا اور جن لوگوں کی درخواستیں آئی ہوئی تھیں پیشتر اطلاع دینے کے بعد ان کے نام وی پی کئے گئے مگر مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بعض دوستوں نے باوجود پیشتر اطلاع دینے کے بلاوجہ وی پی واپس کر کے دفتر نور کو نقصان پہنچایا، ایک طرف ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم ایسے لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کر کے گائے کے متعلق سکھوں کی ذہنیت کو بدل دیں، اور پھر دوسری طرف ایسے مفید لٹریچر کے ساتھ یہ سلوک کریں، تعجب حیرت، اب پھر ان دوستوں کے نام وی پی ہوں گے، اور مجھے توقع رکھنی چاہیئے، کہ اگلی دفعہ ایسا سلوک نہیں ہو گا۔

نور آپ سے کیا توقع رکھتا ہے

ایک طرف یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے لئے نور واحد ذریعہ ہے اور دوسری طرف اس تبلیغی اخبار سے جو سلوک کیا جاتا ہے اس کے اظہار سے بھی تکلیف ہوتی ہے یکم فروری کو ۸۷ وی پی کئے گئے صرف ۲۷ وصول اور ۶۰ واپس، اب کس سے پرتنا پانی، کوئی زبردستی نہیں جس کا جی چاہے اخبار خریدے جس کا دل چاہے نہ خریدے، مگر جب پندرہ روز قبل اخبار کے ذریعہ وی پی وصول کرنے والوں کو اطلاع دی جاتی ہے تو ان کا فرض ہے کہ اگر وہ وی پی وصول نہ کرنا چاہیں تو اطلاع دے دیں، تاکہ دفتر وی پی کے اخراجات سے بچ جائے، کیونکہ اگر وہ ایک مجاہد پرچہ کی مدد نہیں کر سکتے، تو نقصان کیوں کریں۔

یکم اپریل کو وی پی ہوں گے

جن دوستوں کا سال ختم ہے یکم اپریل کو ان بھائیوں کے نام وی پی ہوں گے، ان کے اسماء معہ نمبر خریداری وغیرہ اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہیں اگر کوئی صاحب آئندہ سال کے نُور کا ساتھ نہ دینا چاہیں تو وہ براہ کرم اپنی منشا سے ۲۷ مارچ تک اطلاع دیدیں، باوجود پیشتر علم ہو جانے کے موقعہ پر پھر وی پی واپس کر دینا یقیناً یہ ایک اخلاقی گناہ ہے

دُعا کیلئے درخواست

مکرم بابو محمد حسین صاحب اوورسیر ملٹری ورکس و جناب اخوندزادہ محمد افضل خان صاحب سب انسپکٹر پنشنر اپنے حسنات دارین کیلئے بھائیوں سے دعا کے طلبگار ہیں، لہذا دوست ان ہر دو بھائیوں کیلئے اپنے خاص اوقات میں ضرور دعا کریں کہ اللہ کریم ان دوستوں کے مشکلات دور کرے اور انھیں حسنات دارین سے سرفراز فرمائے۔ آمین

کیا یہ میرا نوٹ تلافی کر سکے گا

مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ہاوس سرجن سول ہسپتال کوئٹہ اڈیٹر نور کے خاص مہربانوں سے ہیں ایک ڈاکٹر میں جو علم اور خلق ہونا چاہیئے، اس کا آپ مجسم نمونہ ہیں، سالانہ جلسہ پر میں نے آپ کو بدپیشگی مبارک باد دیدی تھی کہ انشاء اللہ آپ عنقریب کم از کم خانؐ صاحب کے خطاب سے نوازے جائیں گے، مگر جس قدر جلدی میں نے بدپیشگی مبارکباد دی، اتنی ہی تاخیر کے بعد میں بروقت کی مبارک باد دے

رہا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ دو ماہ میں میں اسقدر مصروف رہا کہ سر کھجلانے کی بھی فرصت نہ ملی کسی اخبار کا دیکھنا تو درکنار رہا میں نے مکرم مولوی محرم علی صاحب چشتی اور جناب چودھری شہاب الدین صاحب کو اخبار میں مبارکباد دی مگر اس میں میری کوئی خوبی نہیں، مکرم میرزا سلطان احمد صاحب نے مجھے توجہ دلائی اور مکرم ڈاکٹر صاحب کے متعلق گذشتہ ہفتہ میں مجھے بھائی عبدالجلیل خاں نے بتلایا، اور اس ضمن میں مجھے ڈاکٹر صاحب پر بھی ایک گونہ گلہ ہے کہ انھوں نے بھی مجھے اطلاع نہ دی، غالباً آپ مٹھائی کھلانے سے ڈر گئے، خیر میری مٹھائی تو کھری ہے ہو سکتا ہے کہ میں ان گرمیوں میں گوٹھ ہو کر ہی اپنا حصہ وصول کروں، مکرم ڈاکٹر صاحب میرے خاص عنایت فرما ہیں، ان کی عزت افزائی میں مجھے قدرتاً خوشی ہے ایسے حلیم مزاج، خوش خلق اور ذی رسوخ ڈاکٹر کو تو آج سے بہت قبل یہ حق پہونچ جانا چاہیئے تھا، اور کم از کم خان بہادری کے خطاب سے گورنمنٹ کو ایسے قابل ڈاکٹر کو سرفراز کرنا چاہیئے تھا، بہر حال مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ بہت جلد اس کی تلافی کرے گی، میں جہاں ڈاکٹر صاحب کو اس کیلئے تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں وہاں ان کے حسنات گواہیں

میں دوستوں سے کیا چاہتا ہوں

KHILAFAT LIBRARY

آج کل میں قرآن پاک کے ہندی ترجمہ میں مصروف ہوں مجھے ایک نائب اڈیٹر کی ضرورت ہے جو سکھوں اور آریوں میں متانت سے تبلیغی مضامین لکھنے کی علاوہ اسلامی مضامین بھی لکھ سکے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے کر لیں

(۲) مجھے ایسے نامہ نگاروں کی ضرورت ہے جو عمدہ تبلیغی مضامین نور کیلئے لکھ سکیں، قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کے وقت مکرم مولنا عبدالکریم خان صاحب میرٹھی نے میرا ایسی وسعت سے ہاتھ بٹایا تھا کہ گویا مجھے اڈیٹر کے فرض سے قریباً بے فکر ہی کر دیا تھا اب بھی مجھے ایسے ہی صاحب دل دوست کی ضرورت ہے۔

(۳) دوستونکو چاہیئے کہ نور کی توسیع اشاعت کیلئے خاص توجہ سے کام لیں اسوقت نور عـــہ ماہوار کے خسارہ پر چل رہا ہے اگر ایک صاحب ہمت دوست کی توجہ اس طرف نہو تو نور پھر چل چکا، بھائی اسکی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دیں تاکہ یہ عـــہ کا نقصان پورا ہو کر نائب اڈیٹر کیلئے بھی گنجائش نکل آسکے۔

(۴) دوستوں کو چاہیئے کہ جب انھیں پندرہ روز قبل وی پیوں کی اطلاع دیجاتی ہے تو پھر وقت پر وی پی واپس نہ کریں اس سے کام کرنے والے پر برا اثر پڑتا ہے۔

(۵) دوستونکو چاہیئے کہ نور بکڈپو سے سکھوں اور آریوں کی متعلق بہترین تبلیغی کتابیں جن کا اشتہار اسی اخبار کے صفحہ ۱۶ پر درج ہے خود بھی خریدیں اور اپنے دوستوں کو بھی انکی خریداری کیلئے مؤثر تحریک کریں تاکہ جہاں ایک طرف یہ کتابیں اپنا تبلیغی اثر پھیلا سکیں وہاں دوسری طرف اخبار بھی اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکے۔

دوستوں کو میرے ساتھ انصاف کرنا چاہیے

وہ کام جو لاکھوں کے خرچ سے قوم کو میسر آسکتا تھا کوڑیوں کے مول دوستوں کو دے رہا ہوں، قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کے وقت میں نے کسی دوست پر بوجھ نہیں ڈالا، روزانہ سولہ سولہ گھنٹے لگاتار کئی سال تک کام کیا، اخبار بھی جاری رکھا، اور شہر کی کمیٹی کے فرائض بھی آنریری طور پر نبھاتا رہا۔ خدا کے کرم سے قرآن پاک کا گورمکھی ترجمہ تو مکمل ہو چکا اب میں ہندی ترجمہ میں مصروف ہوں، میں جو کچھ کر رہا ہوں محض اسلام کی شان بلند کرنے کیلئے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم مسلمانوں سے واقعی یہ فاش غلطی اور ناقابل عفو سستی ہوئی جو ہم نے اسوقت ہندوستان کی دیسی زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم سے پہلو تہی کی ورنہ اسوقت ہندوستان کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہوتا آپ جانتے ہیں اس میں میرا ذاتی فائدہ کیا، کیا میرا دل نہیں چاہتا کہ میں ۵-۶ گھنٹے روزانہ کام کر کے اپنی زندگی آرام سے گذاروں مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں روزانہ پندرہ پندرہ سولہ سولہ گھنٹے کام کروں محض اسلام اور پیارے اسلام کی خاطر، قرآن پاک کی تقدیس کی اشاعت کیلئے،

اب میں دوستوں سے اور کچھ نہیں صرف اسقدر کہ نور کی توسیع اشاعت کیلئے خاص توجہ دیں اور نور کی اشاعت اسقدر ہو جائے کہ اسکے پچیس روپیہ ماہوار کا نقصان تو پورا ہو جائے یہ یاد رہے کہ اخبار پر ابھی عملہ کا بوجھ نہیں ورنہ خسارہ سو روپیہ ماہوار سے کم نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ریویوز

روحوں کے کرشمے:۔ یہ نہایت ہی دلچسپ اور سنسنی خیز کتاب جناب مولانا محمد ظفر صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی، وکیل گوڑ گانواں کی تصنیف ہے مولوی صاحب موصوف کا ادبی مذاق کسی تشریح کا محتاج نہیں اور یہ کتاب تو اس قدر دلچسپ واقعات سے لبریز ہے، کہ آرام اور نیند حرام کر دیتی ہے قصہ کہانی اور ناولوں کے پڑھنے پر میری طبیعت بہت ہی کم آمادہ ہوتی ہے مگر مصنف کی طرف سے یہ لکھا دیکھ کر کہ "سچے اور **سنسنی خیز واقعات**" میں اس کے پڑھنے کیلئے تیار ہو گیا، اور جب تک میں نے اسے ختم نہ کر لیا میں نے کتاب کو ہاتھ سے نہیں رکھا، کتاب نہایت ہی دلچسپ ہے پھر مصنف کے ادبی مذاق نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے، ضخامت معہ ٹائیٹل ۲۸۴ صفحات، لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ) ملنے کا پتہ مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایہ اطفال، گوڑ گانواں،

بیاض نور الدین حصہ اول حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ طبی آسمان کے آفتاب تھے آپ کی طبی قابلیت کو اپنے اور بیگانے سب مانتے تھے آپکے صاحبزادگان نے نہایت محنت شاقہ سے اسکے بیاض کے اول حصہ کو چھپوایا ہے، ایک ایک نسخہ موتیوں کے مول بھی سستا ہے کوئی گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے، $\frac{20 \times 26}{8}$ حجم معہ ٹائیٹل ۳۷۲ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ اور حضرت کے فوٹو نے اس کتاب کی شان کو اور بھی بلند کر دیا ہے، قیمت مجلد ۱۲/ بلا جلد عہ ملنے کا پتہ معرفت دفتر قاعدہ یسرنا القرآن، قادیان، ضلع گورداسپور

ماں اور بچہ:۔ یہ قابل قدر کتاب جناب ڈاکٹر بودھ راج صاحب چوپڑا ایم بی سی ایچ بی (اڈنبرہ) کی تصنیف ہے یہ کتاب شائع کر کے مصنف نے واقعی ملک پر بہت احسان کیا ہے علاج سے عدم واقفیت کے سبب ہندوستان میں ہزاروں ہی بچہ اور زچہ موت کے گھاٹ اترتے ہیں بچہ اور زچہ کے علاج و نرسنگ سے ہمارا ملک ابھی بہت حد تک اندھیرے میں ہے اس تصنیف نے ملک کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے، عبارت شستہ، علاج اور طریق علاج سہل، کوئی گھر بھی اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے، لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ جلد خوبصورت سائز درسی کتب کا صفحات ۱۴۴ قیمت عہ ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر بودھ راج چوپڑہ میلارام روڈ لاہور

حصار اسلام:۔ یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جس کے اڈیٹر میاں سلطان احمد خاں صاحب وجودی ہیں یہ مذہبی اور اقتصادی مضامین کا بہترین مرقعہ ہے میاں صاحب موصوف کے دل میں اسلام کی بہتری کیلئے خاص درد ہے اس کے لئے انھوں نے کئی ایک مفید کتابیں بھی لکھی ہیں، یہ اس ہونہار رسالہ کا پہلا نمبر ہے، $\frac{18 \times 22}{2}$ سائز، حجم ۴۴ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ، ٹائیٹل پیج آرٹ پیپر پر، سالانہ قیمت صرف دو روپے ممالک غیر سے تین روپے ملنے کا پتہ دفتر حصار اسلام، بٹالہ، ضلع گورداسپور،

تحفۃ النصاریٰ۔ یہ چودھری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ پاک پٹن کی تصنیف ہے جسے منشی محمد فخر الدین صاحب ملتانی نے چھپوایا ہے، تردید عیسائیت کے لئے اس میں کافی میٹریل موجود ہے، عیسائیوں سے مذہبی گفتگو کرنے والوں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئے، $\frac{22 \times 9}{8}$ حجم معہ ٹائیٹل ۱۷۲ صفحات، لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت عمر ملنے کا پتہ:۔ کتاب گھر، قادیان۔

ضروری اطلاع

جن دوستوں کا چندہ اخبار اپریل تک ختم ہوتا ہے یکم اپریل کو ان کے نام وی پی ہونگے ان کی اسماء معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں اگر کسی صاحب کو آئندہ سال کے لئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو، تو وہ ۲۷ مارچ سنہ ۳۰ء سے قبل دفتر نور میں اطلاع دیدیں، یہ امر نہایت معیوب بلکہ اخلاق کش ہے کہ باوجود پیشتر اطلاع دینے کے بھی اپنی منشار سے اطلاع نہ دینا اور پھر وقت پر وی پی واپس کر دینا میرے **کہنے کی ضرورت ہی نہیں یہ تو اپنے اور بیگانے سب مانتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا "نور" ایک ہی تبلیغی پرچہ ہے** ایسے تبلیغی پرچہ کی مدد کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق

ع۳۴ اخوندزادہ محمد افضل خان صاحب
ع۳۵ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
ع۳۶ حاجی عبد العظیم صاحب
ع۳۷ خانبہادر شیخ محمد حسین صاحب
ع۳۹ میرزا نصر اللہ بیگ صاحب
ع۴۰ مولوی محمد احسان الحق صاحب
ع۴۱ سید محی الدین احمد صاحب
ع۴۲ مولوی احمد علی صاحب
ع۴۵ شیخ حسن صاحب احمدی
ع۴۶ مولوی غلام حسن صاحب
ع۴۷ منشی کرم بخش صاحب
ع۴۹ شیخ محمد امین صاحب
ع۵۰ شیخ منظور علی صاحب
ع۵۱ چودھری عبد المالک صاحب
ع۵۲ منشی محمد حسین صاحب اوورسیر
ع۵۴ مولوی کرم داد صاحب
ع۵۵ حکیم محمد قاسم صاحب
ع۵۶ سردار شیر بہادر خان صاحب
ع۵۷ صوبیدار میجر خان بہادر سعد اللہ خاں صاحب۔
ع۵۸ جناب امیر عالم صاحب،
ع۵۹ اخوند زادہ محمد اکبر خان صاحب۔
ع۶۰ مولوی غلام محمد صاحب
ع۶۱ ڈاکٹر معراج الدین صاحب
ع۷۸ بابو سمیع اللہ صاحب
ع۷۹ چوہدری عبد العزیز صاحب
ع۸۰ نیجر صاحب احمدیہ ریڈنگ روم
ع۸۴ مولوی عبد اللطیف صاحب
ع۸۶ سیٹھ علی محمد و اللہ رکھا صاحبان
ع۱۰۵ میاں محمد شریف صاحب
ع۱۰۸ حاجی عبد القدیر صاحب
ع۱۱۰ منشی غلام قادر صاحب
ع۱۱۱ میر اسحاق علی صاحب
ع۱۱۲ چودھری نذیر احمد صاحب
ع۱۱۳ مولوی محمد دین صاحب
ع۱۱۴ بابو ظہور الحسن صاحب
ع۱۱۸ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
ع۱۲۰ مولوی سید فرزند حسین صاحب
ع۱۲۱ مستری حاکم دین صاحب
ع۱۲۲ سید سردار حسین شاہ صاحب
ع۱۲۳ سید عباس علی شاہ صاحب
ع۱۲۴ پیر اکبر علی صاحب
ع۱۲۶ چودہری امیر علی صاحب
ع۱۲۹ منشی عبد اللہ خان صاحب
ع۱۳۱ میاں محمد ابراہیم صاحب
ع۱۳۸ جناب محمد عزیز اللہ صاحب
ع۱۴۰ حافظ عبد العلی صاحب
ع۱۴۱ سید فخر الاسلام صاحب
ع۱۴۲ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
ع۱۵۵ جناب اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
ع۱۵۶ میاں محمد ہاشم صاحب
ع۱۵۷ ڈاکٹر فتح دین صاحب
ع۱۵۸ چودہری کرم الٰہی صاحب
ع۱۵۹ میرزا محمد جمیل بیگ صاحب
ع۱۶۰ چوہدری محمد حیات خان صاحب
ع۱۶۱ بابو عبد الرحمان صاحب
ع۱۷۱ حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب
ع۱۷۲ بابو محمد عزیز الدین صاحب
ع۱۷۵ مولوی صدر الدین صاحب
ع۱۷۶ چوہدری محمد حسین صاحب
ع۱۸۱ میاں محمد صاحب ورک اوورسیر
ع۱۸۴ شیخ حمید اللہ صاحب
ع۱۸۶ شیخ غلام نبی صاحب
ع۱۸۸ بابو قمر الدین صاحب
ع۱۸۹ ڈاکٹر مہر علی صاحب
ع۲۳۹ ملک عادل شاہ صاحب

۲۴۲/ بابو غلام محمد صاحب
۲۴۳/ منشی فضل الرحمٰن صاحب
۲۴۹/ سید محمد حسین صاحب
۲۵۱/ منشی عبدالعزیز صاحب
۲۵۳/ خواجہ محمد عبداللہ صاحب
۲۵۶/ منشی صدر الدین صاحب
۲۵۷/ سید محمد علی شاہ صاحب
۳۱۶/ شیخ حسن صاحب
۳۱۸/ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
۳۲۱/ شیخ غلام حیدر صاحب
۳۲۴/ مولوی علی احمد صاحب
۳۲۵/ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۳۲۶/ مولوی محمد موسیٰ صاحب
۳۲۷/ مولوی محمد کریم صاحب علوی
۳۳۱/ (۴۷۷) منیجر مسلم ریڈنگ روم
۳۴۳/ ملک سراج الدین صاحب
۳۴۷/ (۴۰۲) راجہ عبداللہ خان صاحب
۴۷۸/ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۴۸۱/ محمد اکرم خانصاحب بی اے
۴۸۲/ بابو برکت علی خاں صاحب
۴۹۲/ حکیم رحمت علی صاحب
۴۹۳/ سید ارادت حسین صاحب
۴۹۵/ منشی غلام حسین صاحب
[illegible] سید جعفر صاحب
۵۵۶/ منشی محمد بخش صاحب
۵۶۰/ سکریٹری صاحب جماعت احمدیہ کھاریاں
۵۸۴/ جناب شیر زمان صاحب
۵۸۶/ چودھری محمد لطیف صاحب
۵۸۸/ منشی محمد صغیر خاں صاحب
۵۸۹/ منشی غلام حیدر خان صاحب
۵۹۳/ سید احمد شاہ صاحب
۵۹۴/ جناب عطاء الرحمٰن صاحب
۵۹۶/ چودھری سردار خان صاحب

۱۶۱/ شیخ محمد غفور احمد صاحب
۶۰۷/ خانصاحب نعمت اللہ خان
۷۶۱/ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
۷۶۶/ ایم عبداللطیف صاحب
۷۶۸/ مستری محمد عالم صاحب
۷۷۲/ مولوی سراج الحق صاحب
۱۶۱/ شیخ محمد غفور احمد صاحب
۱۶۰/ شیخ نور محمد صاحب
۱۶۲/ جناب سردار خان صاحب
۱۶۳/ منشی غلام نبی صاحب
۱۶۳/ شیخ عبدالعزیز فیروز الدین صاحبان۔
۱۶۴/ جناب بشیر احمد صاحب
۱۶۵/ منیجر صاحب پبلک ریڈنگ روم
۱۶۶/ سید رشید احمد صاحب
۱۶۷/ پرنسپل صاحب سکھ مشنری کالج
۱۶۸/ جناب محمد منیر الدین صاحب
۱۷۰/ سردار گیان سنگھ صاحب
۱۷۱/ جناب اکبر علی خاں صاحب
۱۷۲/ سردار تارا سنگھ صاحب
۱۷۴/ میاں نور محمد صاحب
۱۷۵/ منشی نیاز محمد صاحب
۱۷۶/ بابو محمد خورشید صاحب
۱۷۷/ سید غلام رسول صاحب
۱۸۰/ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۸۲/ میر اسحاق علی صاحب
۱۸۳/ سید محمد سرور شاہ صاحب
۱۸۴/ سیٹھ محمد علی صاحب
۵/ مولوی مبارک علی صاحب
۶/ چودھری ابوالہاشم صاحب

ایک ضروری اطلاع

نیچے ان دوستوں کے نام درج ہیں جو ایک ایک دو دو دفعہ ڈاک خانہ میں وی پی بمد امانت رکھوا کر واپس کر چکے ہیں، اور ان کے بمد امانت رکھوا کر واپس کرنے سے دفتر یہی سمجھتا رہا ہے کہ ان دوستوں کی وی پی وصول کرنے کی نیت ضرور تھی مگر وقت پر دام میسر نہ آنے پر محکمہ ڈاک نے وی پی واپس کر دیے، اب ان دوستوں کے نام یکم اپریل کو پھر وی پی ہوں گے، اگر کسی صاحب کو وی پی کی وصولی میں کوئی عذر ہو تو وہ ۲۷ مارچ سے قبل ضرور دفتر میں اطلاع دیدیں، ورنہ اس کے بعد وی پی وصول کرنا ان دوستوں کا اخلاقی فرض ہو جائیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

۳۴۶/ شیخ مخدوم صاحب
۱۵۸/ سکریٹری انجمن خادم الاسلام
۲۴۱/ جناب محمد اکرم خاں صاحب
۲۷۸/ مسٹر عبدالسلام صاحب
۵۳۱/ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۴۰۳/ حکیم محبوب الرحمان صاحب
۶۳۷/ مولوی غلام محمد صاحب
۲۶/ منشی محمد یوسف صاحب
۶۴۹/ حوالدار محمد حسین صاحب
۲۹۶/ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۳۰۶/ قاضی محمد شفیق صاحب
۶۲/ شیخ مولا بخش صاحب
۲۱۵/ شیخ رشید احمد صاحب
۱۰۸/ حاجی عبدالقدیر صاحب
۷۶/ (۲۱۸) چودھری حیات محمد صاحب
۱۳۴/ ملک عزیز احمد صاحب
۸۶/ سیٹھ علی محمد صاحب

۷۰/ بابو برکت علی صاحب
۳۷۱/ صوفی فضل الٰہی صاحب
۶۲۱/ مولوی احمد شریف صاحب
۶۲۳/ خان صاحب شہزاد علی خاں صاحب
۱۱/ جناب محمد موسیٰ رضا صاحب
۶۱۳/ چوہدری غلام حیدر خانصاحب
۵۴۵/ حاجی محمد زرین صاحب
۳۶۱/ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۶۴۴/ حافظ عبدالرحمن صاحب
۵۴۳/ میرزا عزیز احمد صاحب
۵۳۲/ مولوی غلام ربانی صاحب

۴۲/ منشی حبیب الرحمان صاحب
۵۷/ سردار شیر بہادر خانصاحب
۲۸۹/ جناب محمد اسحاق صاحب
۶۵۵/ مولوی بہاؤالدین خاں صاحب۔

ادویات کے خریداروں کو اطلاع

ادویات کے متعلق بعض دوستوں کی فرمائش کی تعمیل کو غیر معمولی دیر ہوگئی اس کی وجہ یہ کہ ہمیں ادویات کے معاملہ میں بہت ہی مخلط واقع ہوا ہوں، ادویات کی ٹکیاں بنانے کیلئے پہلے میٹیریل ایک احمدی بھائی کے حوالہ کیا گیا پہلے تو خاصی دیر تک ان کے پاس مال پڑا رہا پھر انھوں نے ٹکیاں ایسی خراب بنائیں جو ہاتھ لگانے سے ہی ٹوٹ جاتی تھیں، صرف چار آرڈر کی ہی تعمیل ہوئی ہوگی، کہ یہ نقص میرے سامنے آگیا لہذا بقیہ ٹکیاں ردی کی گئیں اور ان سب کا پوڈر بنالیا گیا دوبارہ میں خود .... لاہور ادویات کا میٹیریل لیکر گیا اور وہاں اپنے سامنے حسب منشا ٹکیاں تیار کروائیں، اس وجہ سے کام قریباً بیس روز پیچھے جا پڑا، اس تاخیر کا کارخانہ کو خود بہت افسوس ہے مگر بعض باتیں انسانی طاقت سے باہر ہو جاتی ہیں اور انسان بے بس ہو جاتا ہے۔

منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور

پوران کیا کہتے ہیں

۲۵/۱۸ پھاگن کے آریہ گزٹ میں ایک مضمون "بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب" کے حوالہ جات پر چھپا ہے، ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس کا مناسب حصہ درج ذیل ہے (اڈیٹر)

راجا بھوج کو دیوتا کا روپ بنا کر خواب میں یہ بات بتلائی کہ ایسے لوگوں کو جس کا ختنہ کیا گیا ہو، چوٹی نہ رکھتا ہو، لمبی داڑھی والا، بانگ دینے والا، سب کچھ کھانے والا، میرا آدمی ہوگا، اگر ایسا آدمی ہندوستان میں آوے تو اس کو بے روک ٹوک سب جگہ پھرنے دینا چاہیئے چاہے وہ کچھ ہی کرے، جب

جب اتنے پر بھی راجہ بھوج نے نہ مانا تو خواب میں شیو جی نے کہا،

اے راجن! تم ودیش کی وِجے کا خیال چھوڑ دو ہندوستان میں چلے جاؤ، اب دوسرے دیشوں میں آریوں کا راجہ نہیں

ہو سکتا، بلکہ ہندوستان میں بھی بھگوان غیر آریوں کا راجیہ قائم کریں گے،

شیوجی کی بات سُنکر مہادُکھی راجہ بھوج بھارت ورش میں لوٹ کر آیا،

محمود غزنوی کا اوتار

کلجگ نے پھر بھگوان سے کہا کہ مہاراج! ایک اور اوتار دھارن کیجئے، پھر میں خوش ہو جاؤں گا۔

بھگوان نے کہا:۔

کرشن کا اوتار کلجگ میں ہوگا، جس سے کلجگ کی واویدک دھرموں کی وردھی ہوگی۔

بھگوان نے غزنی میں محمود غزنوی کا اوتار دھارن کیا، محمود غزنوی اپنی پلٹن کو لیکر ہندوستان میں آیا، ہندوستان میں ایک بڑا بلوان کمبھ پال نام کا راجہ راج کرتا تھا، جب اس راجہ کو پتہ لگا کہ یہ کلجگ کے بھیجے ہوئے ہیں، تو وہ اُن کے پاس گیا اور محمود کے پاس جاکر اُنکو نمسکار کیا کیونکہ وہ راجہ بڑا عقلمند تھا،

محمود غزنوی کا نام اس پران کے بنانے والے نے "مہامود" ارتھات بڑی بھاری خوشی کے دینے والا اور کرنے والا رکھ دیا۔

جب ان پورانک کتھا واچک نے یہاں کے بڑے سے بڑے بلوان آریوں وان کی سنتان کے اندر یہ بھاو بٹھا دیا، کہ غزنوی بھگوان کا اوتار ہے، کلجگ کی رکھشا کرنے کیلئے ہندوستان میں آیا ہے، اس کا مقابلہ نہیں کیا تو یہ کوئی آشچریہ کی بات نہیں ہے۔

تیمور لنگ کا اوتار

جب اتنے پر بھی کلجگ کی ترپتی نہ ہوئی، تو تیمور لنگ جی مہاراج ہندوستان میں آئے، اور سب برہمنوں کو بُلاکر ان سے پوچھا کہ مورتی پوجا چھوڑ دو، جو جس کو بناتا ہے وہ اس کے پتر و پتری کے سمان ہوتا ہے جب مُورتی تم نے بنائی تو وہ تمہاری پُتری ہے اس کی پُوجا ٹھیک نہیں یہ کہہ کر تمام مورتیاں لیکر اپنے دیش کو لوٹ گیا،

سب دیوتا مل کر بھگوان کے پاس گئے، اور کہا مہاراج تیمور لنگ نام والا ہماری سب مورتیاں جن میں ہم رہتے تھے لے گیا اب ہم کہاں رہیں؟

وشنو نے کہا، خبردار! اگر تم نے کسی تیمور لنگ وغیرہ کا مقابلہ کیا، وہ سب میرے اوتار ہیں، اگر تمہارے رہنے کے لئے جگہ نہیں ہے تو گنڈک ندی میں چھال مار کر وہیں رہو، یہی کارن ہے کہ آج تک بھی ہندو جتنے شالگرام لاتے ہیں وہ سب گنڈک ندی سے لاتے ہیں ان کا وشواس ہے کہ سب دیوتا وشنو کی آگیا سے گنڈک کی ندی میں رہتے ہیں

اکبر اوتار

ایک سمہ بلی نے گھور تپ کیا، بھگوان وشنو ان کے پاس آئے اور پوچھا، کیا چاہتے ہو، اُنھوں نے کہا، ہے مہاراج! آپ نے مجھے بردان دیا تھا کہ کلجگ میں غیر آریوں کا راجیہ وا ویدک دھرمی تمہارے خاندان کی ہوں گے، ان کا راجیہ ہوگا، ستیہ کا پرچار دنیا میں نہیں رہے گا، اس لئے کرپا کر کے آریہ تہذیب و آریہ دہرم داریوں کو مٹا کر میرا راجیہ ستھاپن کریں۔

ایسا سن کر بھگوان نے دنیا میں اوتار دھارن کیا اس اوتار کا کام جیسا کہ یہاں لکھا ہوا ہے اویدک دھرمی اور اد اناریوں کو بڑھانا تھا، ویدک دھرم کی رکھشا نہیں +

وہ اوتار کون تھے۔

ہمایوں کے گھر میں وہ اوتار اکبر کے نام سے پیدا ہوا اکبر اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اتفاق سے ہی اُتم تھا اخیر میں بہت دن راجہ کو مضبوط کر کے سورگ لوک میں چلا گیا

اورنگ زیب کا اوتار

شاہجہان کے چار لڑکے پیدا ہوئے جن میں سے نورنگ یعنی اورنگ زیب بیچ والا تھا، یہاں پر تو اس پُران کے بنانے والے نے جس کو پورانک لوگ بیاس کا بنایا ہوا بتلاتے ہیں، اورنگ زیب کو اوتار بنا کر کمال ہی کر دیا +

اسلام اور تجارت

KHILAFAT LIBRARY

اسلامی فتوحات سے قبل اور بعد تجارت ہی مسلمانوں کا خصوصی امتیاز رہا ہے وہ دور دراز ممالک کا سفر کرتے اور مال تجارت لیجایا اور لایا کرتے تھے، مصر، ایران، شام، فلسطین، عراق عرب، اور ہندوستان کی تاریخ سے پوچھو، عرب تاجروں نے ان ممالک میں تجارتی کاروبار سے کتنا فائدہ اٹھایا تھا، اسلام کی ابتدائی فتوحات تک مسلمانوں کی تجارت اسی طرح عالمگیر رہی لیکن جب فتوحات کا دائرہ وسیع ہو گیا، اور عربوں کے تمام تاجر و دانشمند اشخاص مملکت کے انتظام میں لگ گئے، تو ان کی تجارت گویا ختم ہو گئی، اور تاجر مسلمان، حکمران رئیس اور زمیندار بن گئے۔

مسلمانوں کی حکومت دنیا کے ممالک پر عرصہ دراز تک رہی ہے اور مسلمان تجارت سے بیگانہ بن گئے، علما تجارت کی ضرورت و برکات کی تبلیغ کی بجائے، صرف روزہ نماز اور زکوٰۃ کے احکام و مسائل بیان کرتے رہے حالانکہ اسلام نے تجارت کو مسلمانوں کی معیشت قرار دیا ہے اور تجارت کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی ہے

اگر علمار اسلام مسلمانوں کی کی مذہبی اصلاح کے ساتھ ہی اگر دنیاوی اور معاشرتی اصلاح بھی اپنا فرض خیال کرتے تو آج مسلمان اس قدر کمزور و ضعیف نہ ہو جاتے، ان کی مالی حالت اتنی سقیم نہ ہوتی۔

ذیل میں ہم تجارت کے متعلق اسلام کے احکام و ہدایات کو درج کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ تجارت کو اپنی معیشت کا ضروری جزو قرار دیں خواہ کتنی ہی چھوٹی معمولی سرمایہ کی تجارت ہو دیانت اور صداقت کو اپنا نصب العین بنائیں، اور پھر دیکھیں کہ ان کی تجارتی جدوجہد زیادہ منفعت بخش ہے یا ملازمت کی غلامی۔

تجارت کی فضیلت اور اداب وغیرہ میں بہت ہی حدیثیں کتب حدیث میں پائی جاتی ہیں، یہاں ہم چند احادیث کا ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

"پاکیزہ ترین کمائی تاجروں کی کمائی ہے"

"کپڑے کی تجارت کرو، کیونکہ کپڑے کے تاجر کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ خوشحالی اور فارغ البالی میں رہیں تاکہ اچھا لباس پہن سکیں"

"سچا تاجر جو امانت دار ہو، انبیار، صدیقین، اور شہدا کے ساتھ رہیگا" اسکی وجہ یہ ہے کہ تجارت میں سچائی اور امانت گذاری بے انتہا مشکل کام ہے اور ہر منزل پہ نفس کا امتحان ہوتا ہے۔

"جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا"

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے دین اور دنیا دونوں کو باہم جمع کر دیا ہے اور دنیا دی کاموں کو سچائی سے کرنا بھی گویا دینی کام ہے،

KHILAFAT LIBRARY

ارشاد ہوتا ہے:۔

"میں تم کو تاجروں کے معاملہ میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ لوگ دنیا کی راحت ہیں اور اس سرزمین پر خدا کے امین ہیں"

اگر آج مسلمان اس شعبہ کو لے لیں تو ان کی حالت کچھ سے کچھ ہو جائے، دولت گئی، حکومت گئی، معرفت گئی تو کم از کم تجارت و حرفت کو تو نہ جانے دیں، اور صنعت و حرفت اور تجارت کو ان ہدایات کے موافق چلائیں جو اسلام نے دی ہیں، تو ہماری حالت ایک دم بدل جائے، تجارت کسب حلال کا بہترین ذریعہ ہے اور کسب حلال کی فضیلت ذیل کی احادیث سے ظاہر ہے:۔

"فرائض الٰہی کی بجا آوری کے بعد حلال روزی کا طلب کرنا فرض ہے" یعنی حلال روزی کا حاصل و طلب کرنا سنت و مستحب و واجب نہیں بلکہ فرض ہے،

"حلال طریقہ سے روزی حاصل کرنا تمام اعمال میں افضل ہے"

ایک اور حدیث میں آیا ہے:۔

"حلال طلب کرنا جہاد ہے"

یعنی جس طرح جہاد میں قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں اور انسان کو ایثار کرنا پڑتا ہے طلب حلال میں بھی مشکلات اور حرام کی آمدنی سے قطع نظر کرنا لازم ہوتا ہے۔

حلال کا طلب کرنا ایسا ہے جیسے خدا کی راہ میں بہادروں سے لڑنا، اور جو شخص رات کو حلال روزی کی طلب میں تھک کر سو جائے، خدا اس سے خوش ہے"

اس حدیث میں طلب حلال کو راہ خدا میں بہادروں سے لڑنے سے تشبیہ دی ہے جو انتہائی فضیلت ہے،

"اگر کسی کو تجارت میں نفع کی خواہش ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کو مضبوط پکڑ لے"

یعنی تجارت میں نفع استقلال سے ہوتا ہے تجارت میں جلد نفع نہ ہو تو گھبرانا نہ چاہیئے،

دوسری حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

"کم ہمت تاجر ناکام رہتا ہے اور مستقل مزاج کامیاب ہو جاتا ہے"

آج کل شرکت کی تجارت کا عام رواج ہے اور تجارت کی صرف یہی ایک قسم کامیاب سمجھی جاتی ہے اسلام نے تجارتی شرکت کا بھی حکم دیا ہے اور اس کی خاص خوشخبری دی ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"میں دو شریکوں کے درمیان تیسرا ہوں جب تک کہ ان میں سے کوئی خیانت نہ کرے، مگر جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں"

غور کیجئے کہ جس کاروبار میں خود خداوند تعالیٰ شریک ہو اس کی کامیابی میں کوئی شک ہو سکتا ہے کس قدر برکت والا ہوگا وہ معاملہ جس میں خداوند تعالیٰ کی بھی شرکت ہو لیکن دیانت اس کی شرط ہے اگر شرکار تجارت متدین نہیں ہیں تو خداوند تعالیٰ ان کی اعانت سے علیحدہ رہتا ہے اور کاروبار کی برکت اٹھ جاتی ہے۔

تجارت میں کامیابی کی ایک اور صورت کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

"جس شخص پر تجارت کا میدان تنگ ہو جائے وہ عمان چلا جائے"

یعنی اگر مقامی تجارت میں کامیابی نہ ہو یا کافی نفع نہ ملتا ہو تو تاجر کو چاہیئے کہ وہ کسی دوسرے مقام پر چلا جائے اور وہاں صداقت و دیانت سے تنہا یا کسی کی شرکت میں تجارت کرے۔

اس باب میں کثرت سے احادیث آئی ہیں سردست ہم انہیں پر اکتفا کرتے ہیں، اور صرف ایک حدیث اور درج کرتے ہیں اگر ان ہدایات اور آداب کو ملحوظ رکھا جائے تو تجارت میں کامیابی یقینی ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

"تاجروں کی شان یہ ہے کہ گفتگو کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، جب ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے تو خیانت نہیں کرتے، اور جب وعدہ کرتے ہیں تو اسے توڑتے نہیں اگر خریدتے ہیں تو اس چیز کی برائی نہیں کرتے، اگر بیچتے ہیں تو اس کی تعریف کے پل نہیں باندھتے، کسی پر ان کا قرض ہوتا ہے تو ٹال نہیں دیتے، اور کسی پر ان کا چاہیئے ہوتا ہے تو اس پر سختی نہیں کرتے"

(آغا رفیق)

ہندو قوم کے نام ضروری اعلان

کچھ عرصہ ہوا ایک کتاب تہذیب مرزا نامی آریہ سماج کے ایک گندے اور بد زبان ممبر کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس کتاب میں نہایت گندے الفاظ میں حضرت مسیح موعودؑ بانئے سلسلہ احمدیہ کو یاد کیا گیا ہے، نفس مضمون کا تو ہم جواب دینگے ہی لیکن سوال اس بد زبانی کا ہے جو اس میں اختیار کی گئی ہے ہم آریہ سماجوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اگر اس قسم کا لٹریچر ان کی نظر میں پسندیدہ ہے تو اس کا ایسا ترکی بترکی جواب ہم دے سکتے ہیں اور دینگے، کہ پھر ان سے بنائے کچھ نہ بنیگی، لیکن اگر وہ بھی اس طریق تحریر کو ناپسند کرتے ہیں، تو ہم ایک ماہ تک اس امر کا انتظار کریں گے، کہ پرتی ندھی سبھا لاہور اور گوروکل کانگڑی اور دوسری ذمہ دار انجمنوں کی طرف سے اس کتاب کے خلاف پروٹسٹ شائع کیا جائے، اور آریہ دوکانداروں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس کتاب کی فروخت کو اس وقت تک بند کر دیں جب تک کہ مصنف گالیوں کا حصہ نکال کر صرف علمی مضامین باقی نہ رہنے دے اگر ایک ماہ کے اندر اندر آریہ صاحبان کی طرف سے ایسی کوئی کارروائی نہ ہوئی، تو ۱۵ ر اپریل سے ہم بالکل آزاد ہوں گے، اور اس لٹریچر کا جواب ایسے رنگ میں دینگے جس کی وہ مستحق ہے اور اس وقت سارا الزام آریہ سماج پر ہوگا، نہ کہ ہم پر۔

المعلن (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

قضیہ ظفروال

دسمبر ۱۹۲۹ء کے وسط میں مجھے یہ اطلاع ملی کہ موضع ظفروال میں سکھ مسلمانوں کو اذان دینے نہیں دیتے، خواجہ بشیر احمد صاحب رفیقی، حکیم احمد حسن صاحب، مولانا عبد السلام صاحب ہمدانی، مولوی عبد اللہ صاحب وکیل اور خاکسار موضع مذکور میں گئے، سکھوں سے ملے، جنھوں نے کہا کہ:۔

(۱) مسجد کی زمین ہم نے دی (۲) مسجد کی تعمیر کا خرچ ہم نے ادا کیا (۳) پہلے یہاں اذان نہیں ہوتی تھی (۴) جماعت احمدیہ

KHILAFAT LIBRARY

کے اکسانے پر یہ شروع ہوا (۵) مولوی خیر الدین اور اس کے ساتھی مزنی ہیں، (۶) ساہوکار نے کہا کہ اگر قادیان کا مذبح بند ہو جائے تو ہم اذان کی اجازت دیدیں گے۔

ہم سارا ملک و قوم کے نام پر اپیل کرتے رہے، سکھوں نے جواب دیدیا، پرانے کاغذات سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ نہ یہ زمین سکھوں کی دی ہوئی ہے اور نہ اس کے لگان سکھوں نے ادا کئے، یہاں ہمیشہ سے اذان ہوتی ہے، بلکہ ۱۹۲۱ء میں سکھوں اور مسلمانوں نے عدالت میں اقرار نامہ داخل کیا، جس میں سکھوں نے اذان کے حق تسلیم کیا۔

گاؤں میں کوئی شخص احمدی نہیں بلکہ پیر سراج الحق صاحب رامپوری کے مرید ہیں۔

مولوی خیر الدین اور اس کے رفقاء کو جب ہر قسم کے ظلم و جبر کا نشانہ بنایا گیا، ان کی عورتوں تک کو بے عزت کیا گیا، مسجد مسلمانوں پر بند کر دیا گیا، بلکہ بعض سکھوں نے اس کو گوردوارہ کہنا شروع کر دیا، تو مولوی خیر الدین نے ڈاکٹر کچلو کے پاس فریاد کی ڈاکٹر کچلو کے نزدیک چونکہ ایسی چیزوں کے لئے لڑنا "مقاصد عالیہ" کے خلاف ہے اسلئے نامراد ہو کر مولوی خیر الدین قادیان گیا، جماعت احمدیہ نے آئینی امداد کی، اور جب حکومت نے یہ کہا، کہ آپ احمدی یہ لوگ غیر احمدی آپ کو اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے تو وہ تو خاموش ہو گئے ہماری جماعت نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ ہم خلاف جد کریں گے، کانگریس کے اجلاس پر یہ تحریک محض اس لئے ملتوی کر دی کہ کانگریس کا مخالف طبقہ مسلمانوں کو کانگریس سے روکنے کیلئے ایک عذر نہ بنالے،

اس دوران میں ہم نے ہر خیال اور ہر طبقہ کے لوگوں سے حالات دریافت کئے، قادیان بھی گئے، وہاں سے بھی معلوم ہوا کہ ظفر وال کے لوگ احمدی نہیں،

جنوری میں اذان کمیٹی کی طرف سے پہلا پبلک جلسہ کیا گیا، جس میں کانگریس، نوجوان بھارت سبھا، کرتی کسان پارٹی، شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سے درخواست کی گئی، کہ مظلوم، مزدور، بیکس مسلمانان ظفر وال کی امداد کریں، اور اذان و نماز کی بندش دور کرائیں ایسا نہ ہو کہ بدمزگی بڑھ جائے۔

قضیہ ظفر وال میں جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس نے مسجد پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کی، اگر ذمہ دار لوگ ذرا بھی اپنے فرض کو پہچانتے تو یقیناً یہ فتنہ نہ پھیلتا اور مسلمان اس حد تک تباہ نہ ہوتے۔

جلسے اور جلوس: میں نے اور میرے رفقاء کار نے اس امر کی پوری کوشش کی، کہ یہ سکھوں اور مسلمانوں کی جنگ نہ بنے اور سختی سے ایسی چیزوں سے الگ رہے جن سے ملک کی متحدہ فضا مکدر ہو سکتی تھی، پوری جد و جہد کی گئی کہ کامیابی اگر صلح سے ہو جائے، تو بہتر ہے باوجود منظم طاقت کی موجودگی کے اور ملک کے تمام حصوں سے رضا کاروں کی آمادگی کے اظہار کے صلح کی ہر تجویز کا خیر مقدم کیا گیا، اور ایسے لوگوں کے وعدوں اور خواہشات کو نظر انداز کر دیا گیا جنہیں حکومت سے دور کا بھی تعلق تھا،

جب دیکھا کہ صلح کے تمام راستے مسدود ہو گئے تو خدا پر بھروسہ کر کے یکم فروری ۱۹۳۰ء کو خواجہ بشیر احمد صاحب رفیقی کی قیادت میں پہلا قافلہ بھیج دیا گیا جو بٹالہ جا کر ٹھہر گیا،

۲ فروری کی صلح - اتوار کے روز تعاونی و عدم تعاونی سکھوں اور مسلمانوں کا ایک وفد ظفر وال گیا جس نے فیصلہ کیا کہ:—

(۱) مسلمان اپنے مقدمات واپس لیلیں

(۲) سکھ اذان کی بندش سے باز آئیں۔

اس فیصلہ کے مطابق میں نے ۴ فروری کو مسلمانوں کے مقدمات واپس کرا دیئے۔ حالانکہ ذمہ دار لوگ مجھے منع کرتے تھے، لیکن سکھ اپنے وعدے سے پھر گئے اور انھوں نے اذان کی بندش ہٹانے سے انکار کر دیا۔

میں نے سردار بھاگ سنگھ جی وکیل کو صاف کہدیا اور بذریعہ تحریر مطلع کر دیا کہ اگر سکھوں نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو ہم ۶ فروری کو قافلے بھجوا دیں گے، جو عدم تشدد کے پابند ہونگے ۵ فروری کی شام تک جب کوئی اطلاع نہ آئی، تو ۶ فروری کو پہلا قافلہ شیخ صادق حسن صاحب اور ملک لال دین صاحب قیصر کی قیادت میں آگے بڑھنے کیلئے تیار ہوا جسکو عظیم الشان جلسہ میں رخصت کیا گیا

جب یہ قافلہ گول باغ سے رخصت ہو کر پل کے قریب پہونچا تو اس وقت ڈاکٹر کچلو تین سکھ لیڈروں کے ساتھ موٹر میں آئے، اور قافلہ کو روکنے کے لئے کہا، میں نے انکار کر دیا، میاں اللہ دتا صاحب کے مکان پر طویل گفتگو ہوئی، سکھ لیڈر پندرہ دن اور انتظار چاہتے تھے، اور مسلمان سمجھتے تھے کہ یہ ٹالنے کی کوشش کی جا رہی ہے، میں نے صاف کہدیا کہ اذان ہوگی اور ہمارا قافلہ اذان دیگا، اگر سکھ اپنے وعدے سے پھر گئے ہیں تو حرج نہیں، ہم آج ضرور اذان دیں گے،

آخر فیصلہ ہوا کہ ڈاکٹر کچلو اپنے ساتھیوں سمیت ظفر وال جائیں اور سکھوں کو سمجھائیں، ہم ساڑھے تین بجے پہونچ جائیں گے، اگر رضامندی سے فیصلہ ہو گیا تو بہتر ورنہ ہم ہر صورت میں اذان دینگے، اس فیصلہ کے مطابق ڈاکٹر کچلو پہلے گئے اور ہمارا قافلہ اپنے وعدے کے مطابق ۳½ بجے انتظار کرتا رہا یہ ابتدائی واقعات کی کیفیت ہے،

قافلہ ڈاکٹر کچلو وغیرہ کے ساتھ مقررہ اوقات کے مطابق ٹھیرا ہوا تھا، اسی دوران میں ڈپٹی کمشنر نے قافلہ کی روانگی کا وقت پوچھا، تو اسے بتایا گیا، یہ بالکل غلط ہے کہ ہم نے پولیس کی مدد طلب کی تھی، نہ اس کی ضرورت تھی، اور نہ اداۓ فرض میں ہم کسی ایسی حفاظت کے حاجتمند تھے،

بیان میں لکھا گیا ہے جس جگہ کے متعلق جھگڑا ہے وہ مسجد نہیں ہے، سکھوں نے سردار سردول سنگھ کی موجودگی میں اسے مسجد تسلیم کیا ہے کمشنر علاقہ اور دوسرے تمام عہدہ دار اُسے مسجد مان چکے ہیں، اور ہر وہ شخص جسے ظفر وال جانے کا موقعہ مل چکا ہے اس اعلان پر مجبور ہوا ہے کہ یہ مسجد ہے ڈاکٹر کچلو اور ان کے رفقاء نے مولوی خیر الدین کو تحقیراً "جولاہا" لکھا ہے، مساوات کے حامیوں، نوجوان بھارت سبھا کے علمداروں، کھدر کے پرچارکوں اور غریب مزدوروں کو ایک درجہ پر لانے کے لئے کوشش کرنے والوں کی زبان سے اس قسم کا تحقیر آمیز انداز خطاب ہر شخص کے لئے رنجدہ ہونا چاہئے۔

بیان میں لکھا ہے کہ سکھ مسلمانوں کو اذان کی اجازت دینے کے لئے تیار تھے، مگر امرتسر اذان کمیٹی کے ارکان نے بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا، یہ بھی کھلی ہوئی غلط بیانی ہے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں، ۲ کو صلح ہوئی ۴ کو بسنت

کی تعطیل تھی، ۱۴ فروری کو میں گورداسپور پہونچا اور اصرار کے ساتھ مقدمات واپس کرادئیے۔

لیکن سکھوں نے اذان کی اجازت دینے سے انکار کردیا، سردار بھاگ سنگھ جی نے مجبور ہوکر فرمایا کہ میں اکال پرکھ کے سامنے جواب دہ ہوں۔ ایک روز کی اور اجازت دیجئے اگر میں ۵۔ تاریخ کی شام تک کامیاب نہ ہوا تو ۶ ر کو جس طرح آپ کی مرضی ہو کرلیں، یہ بھی بالکل غلط ہے کہ شیخ صادق حسن صاحب نے یا کسی دوسرے آدمی نے یہ وعدہ کیا تھا کہ کوئی جلسہ نہ ہوگا اور کوئی جلوس نہیں نکلے گا، شیخ صادق حسن صاحب کی "معافی" بھی محض افسانہ ہے جس وقت کہا گیا کہ بعض اشخاص نے ہندوؤں کو برا بھلا کہا ہے تو شیخ صاحب نے ازراہ مصالحت و شرافت یہ فرمایا، ہم میں سے کسی شخص نے کوئی سخت لفظ نہیں کہا، لیکن اگر کسی ہندو بھائی کو کوئی لفظ برا معلوم ہوا ہو، تو میں اس کے لئے معافی کا خواہ ہوں، اُسے عام معافی کا رنگ دینا اور ایک شریفانہ فعل کو تحقیر و تذلیل کا ذریعہ بنانا نہایت تعجب انگیز ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ سکھوں نے دوسری صلح کے بعد بھی بدعہدی کی اُنھوں نے خلاف وعدہ فتح دین، لال دین وغیرہ کو زدوکوب کیا، بعض مستورات کو بے عزت کیا

ڈاکٹر میاں محمد شریف صاحب ایم بی بی ایس کا بیان

میں ۹ ر فروری ۱۹۳۰ء ڈاکٹر کچلو، ماسٹر تارا سنگھ اور پرنسپل چھبیلداس کے ہمراہ ظفروال گیا۔

(۱) گاؤں کی مسلمان عورتیں اور مرد ایسے خوفزدہ ہو رہے تھے کہ گھروں سے باہر لانے کیلئے میں ہر ایک کے گھر گیا بڑی مشکلوں سے لال دین اور اسکی ماں مجلس میں آئے،

(۲) لال دین اور اس کی ماں کے سروں پر مار کے نشانات (روبڑے) میں نے ڈاکٹر کچلو کو دکھائے،

(۳) سکھوں نے مسلمانوں کو ۸ و ۹ تاریخ کو بُری طرح زدوکوب کیا، لابھ سنگھ نے تسلیم کیا کہ اس نے لال دین اور فتح دین وغیرہ کو مارا ہے، ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ لڑائی جھگڑا ضرور ہوا۔

(۴) فتح دین جو کہ امرتسر آگیا تھا اس کے میں نے کرنل سوڈھی سول سرجن امرتسر کو ضربات کا معائنہ کرایا اور ان سے سارٹیفکٹ لیا۔

(۵) میں نے نہ سکھوں سے معافی مانگی نہ دھاریوال اور امرتسر کے جلوسوں کی معافی مانگی، اور نہ میں اب تک ان کو خلاف وعدہ سمجھتا ہوں،

موجودہ حالات ۔ ظفروالی مسلمان اب تک مصائب کا شکار ہو رہا ہے، جمعہ کے خطبہ سے الہ دین کو سکھوں نے نکال دیا، مولوی خیر دین کو مسجد میں جانے نہیں دیتے حالانکہ معاہدہ محض اتنا تھا کہ وہ اذان نہیں دیں گے، سکھ مار پیٹ سے باز نہیں آتے، قریبی وقت میں مسجد کے احاطہ کی دیوار گرادی گئی،

اپیل ۔ میں ملک کے ہر سچے بہی خواہ سے درخواست کروں گا، کہ وہ سکھوں کو ان مظالم سے روکے، انھیں مسجد کے نظم و نسق میں مداخلت سے باز رکھے اور مسلمانوں کو ہر وقت کی مصیبتوں سے بچانے میں امداد دے، ایسا نہ ہو کہ یہ معاملہ بڑھ جائے، دوسرے مقامات پر بھی اس کے اثرات پہنچ جائیں اور نفاق کی خلیج بڑھ جائے، واقعات کو دبانے یا حقائق پر پردہ ڈالنے سے یہ فتنہ ختم نہیں ہوگا، ضرورت ہے کہ ہم سب اس کا علاج کریں، جن مسلمانوں کو ادائے فرض مذہبی میں جو دقتیں پیش آ رہی ہیں انھیں دور کریں اور بھولے ہوئے سکھوں کو راہ راست پر لائیں۔

خاکسار اسماعیل غزنوی؛ صدر اذان کمیٹی امرتسر،

۶ ر مارچ ۱۹۳۰ء

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ مسلمہ امر ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایکدن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر بدبودار ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایک سو گولی کی قیمت صرف دو روپے محصول الگ

ملنے کا پتہ :۔ منیجر نور اینڈ سنز، قادیان (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر معدہ آپکو کیا فائدہ دیگی!

یہ امراض معدہ و سینہ کا لاثانی علاج، بکثرت دودھ گھی ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے تو آپ کیلئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں، ورنہ روغن، لذیذ اور مقوی غذائیں بھی محض وبال ہیں یہ اکسیر معدہ ہیضہ بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، آنکھ و دماغ کی کمزوری، گرمی کی شدت، پیاس کا زیادہ لگنا، ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا، کرم شکم، قبض، اسہال ریاح، کھانسی، اور دمہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے۔

دودھ، بالائی، مکھن، گھی، گوشت، انڈے، وغیرہ مرغن اور مقوی اشیا ہضم کرنیکی لاثانی دوا ہے،

ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی روزانہ ہضم ہو جاتا ہے خون صالح پیدا ہو کر ۴-۵ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت اور قوت مردمی کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بےنظیر چیز ہے (خوراک ۲ رتی)

قیمت فی شیشی جو عرصہ کے لئے کافی ہے صرف دو روپے محصول ڈاک الگ۔

جناب اڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت ۔ مکرمی میر قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں "کچھ دن ہوئے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی، ان دنوں مجھے نفخ شکم، اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی، اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی اور میرے تمام معدہ اور پیٹ کی تکلیف رفع ہو گئی، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی مزید درخواست بھی ہے کہ براہ کرم او اکسیر معدہ عطا فرمادیں، مشکور ہونگا، اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے۔ آمین۔

اکسیر درد سر ۔ یہ نامراد مرض مریض کو ماہی بے آب کی طرح تڑپاتا ہے، اس اکسیر سے بفضل خدا دو منٹ میں قطعی آرام ہو جاتا ہے

ملنے کا پتہ :۔ منیجر نور اینڈ سنز، قادیان (پنجاب)

السیر اعظم

KHILAFAT LIBRARY

جس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے

دنیا میں ایک ہی لاثانی دوا ہے جس کی موجودگی نے طبّی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف باہ، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب ضعف بصر، ضعف ہاضمہ، اعصابی درد، نزلہ، درد سر شقیقہ، بے خوابی، مسوڑہوں سے خون آنا، منہ سے پانی کا جاری رہنا، دانتوں کا درد، آواز کا بیٹھ جانا دمہ کھانسی، منہ سے خون کا آنا، قے، ڈکاروں کی کثرت، معدہ کی ترشی، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا پیشاب کی کثرت، ذیابیطس، سُرعت، خرابی خون وغیرہ کیلئے

یہ تریاق بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے گویا حقیقی معنوں میں یہ دوا **"محافظ صحت"** ہے

مستورات کے امراض **بانجھہ پن، جریان الرحم** کیلئے بھی بہت مفید ہے

یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے، کیونکہ کارخانہ اس اکسیر کو شہرت دینا چاہتا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ امیر و غریب اس نعمت بے بہا سے یکساں مستفیض ہوں، لہٰذا فی الحال اس کی قیمت قریباً اصل لاگت یعنی **نو روپے آٹھ آنے** علاوہ محصول ڈاک مقرر کی جاتی ہے ورنہ فوائد کے لحاظ سے تو یہ نعمت عظمیٰ موتیوں کے مول بھی سستی ہے۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اگر آپکی طبیعت پژمردہ، چہرہ زرد، سر یا کمر میں درد، حافظہ کمزور، کسی کام پر دل نہ لگنا، قے دم چڑھ جاتا، پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی، ہاتھ پاؤں پھولتے، قوت قبولیت جواب دے چکی ہو تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں، یہ دوا کیا ہے گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہے، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے جسم کو قوی بنانے ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے، بھوک کے کھولنے، حافظہ کو تیز کرنے، رنگ کو نکھارنے، دل و دماغ کو تقویت دینے پٹھوں کو مضبوط کرنے، اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے، طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے، اعضائے رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے، گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت، چہرہ کو شگفتہ دماغ کو روشن، اور جسم کو چست و چالاک بنانے، گذشتہ امنگوں، اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے کیلئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے، یہ دوا کیا ہے حیات انسانی کیلئے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی کا کام ہے، مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کیلئے اکسیر اعظم ہے التماس ہے کہ جو لوگ جائز طور پر اس کے حاجتمند ہیں صرف وہی لوگ اس کو طلب کریں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں پانچ روپے، محصول الگ

اڈیٹر صاحب الحکم کی شہادت مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اڈیٹر الحکم "اکسیر البدن" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں " مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں، میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر اس کو بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے "کہ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا، کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے اڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کرنی شروع کر دی، جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہو گئی، الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم چہرہ پر بشاشت جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کریں "۔ شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ سے اس کو ان خطرات سے بچا لیا، اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کرنے کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں "

ملنے کا پتہ **منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان** (پنجاب)

تبلیغ کیلئے بے نظیر کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

اگر یہ سب کتابیں اکٹھی خریدیں تو نصف قیمت ورنہ سالم

آریہ مذہب کی حقیقت

یہ آریوں میں تبلیغ کیلئے بے نظیر کتاب ہے جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے (۱) آریہ مذہب میں نکتی کا دروازہ بند (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال و قتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا بودا پن، (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس علم کسوٹی پر، (۱۳) آرین کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے، اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکالکر رکھدیا گیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ ۔ محصولڈاک علاوہ ۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں ۔

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں، اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضمون ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں ۔ (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار، (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ گویا ہندوؤں کی کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ایکروپیہ آٹھ آنے (عہ۱) محصول الگ۔

ست اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ کیجئے آپ لکھتے ہیں کہ " میں نے کتاب ست اپدیش پڑھی مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے، اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں ہے بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی، اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی، دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کریں اور قیمت مجھ سے وصول کر لیں، قیمت صرف ایک روپیہ، محصولڈاک علاوہ

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقائد وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیئو (۵) مورتی پوجا (۶) ہتومک (۷)، اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مُردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانکؒ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان کی بزور تردید کی ہے برخلاف اس کے مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل وجان سے قائل تھے مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے، جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گرو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے بھی زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے، مگر نور کے خریداران سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ۔ محصول الگ

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا، اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شایع کیا گیا یہ لیکچر اسقدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا اڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، صرف چند کاپیاں باقی ہیں، سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے، قیمت فی کاپی آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

سکھ مسلم اتحاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب اور دیگر مسلمہ کتب سکھ دھرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو صرف مسلمانوں سے ہی ۲۰ دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ " قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف سابق (سورن سنگھ) ہیں آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے کہ سکھ دھرم اسلام کے بہت قریب ہے اسلئے سکھ مسلم اتحاد ہو سکتا ہے قیمت کاغذ اعلیٰ ۸ ر ادنیٰ ۶ ر

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور، قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)